دیباچہ

گریس(Grace) کی گواہی

(ایک نئی سرگرم خادمہ)

مَیں خداوند کا شکرادا کرتی ہوں کہ مَیں خداوند کو پیار کرسکتی ہوں، اُس کی خدمت کرسکتی ہوں اور اُس کو جلال دے سکتی ہوں۔ مَیں خوشی سے اشکبار ہوں کہ خداوند نے مجھے چنا تاکہ جو کچھ اُس نے گزشتہ برس میرے لیے کیا وہ مَیں بیان کرسکوں۔ بیشمار برس گزر چکے جب مَیں نے اپنا آپ خداوند کو دیا لیکن اِسی سال یسوع کی یہ عظیم سچائی مجھ پر عیاں ہوئی کہ مَیں خداوند کی پیاری بیٹی ہوں اور اُس کے پاس میرے لیے کرنے کیلئے خدمت ہے۔ گزشتہ سال جب مَیں ایک بڑی مصیبت میں تھی تو مَیں مدد کے لیے خداوند کے آگے روتی تھی۔ مَیں نیم گرم ہو کر رہ گئی تھی، میری خوشی غائب ہو چکی تھی اور میرے پاس کوئی روحانی مدد نہیں تھی۔ تب مَیں سسٹر روتؔ سے ملی جسے مَیں بہت عرصہ پہلے سے جانتی تھی۔ میرے قازغستان جانے اور بعد از روسؔ سے قبل ہم ایک ساتھ اجتماعِ عام کلیسیا میں جایا کرتے تھے۔ مَیں نے روس میں پانی کا بپتسمہ لیا تھا اور یہاں مَیں نے اجتماعِ عام میں جانا جاری رکھا۔

جب مَیں نے روتؔ کو دیکھا تو مجھے بہت حیرانی ہوئی کیونکہ وہ بظاہر روحانی طور پر بہت مضبوط تھی۔ مجھے اُس میں بہت زیادہ گرمجوشی اور پیار محسوس ہوا اور مَیں نے اُس سے پوچھا کہ کیا وہ پاسٹر بن گئی ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ وہ ایک خاندانی کلیسیا بنانے کی تحریک میں ہے اور کافی عرصہ سے ہمارے شہر کی حدود کے باہر سرگرداں ہے اور وہ ملک میں اور ملک سے باہر خاندانی کلیسیائیں بنانے میں مصروف ہے۔ سچ کہوں تو مَیں پورا سال ایک کشمکش میں رہی۔ ایسا کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ اتوار کو گرجا گھر نہ جاؤ اور ممسوح پادری کا کلام نہ سنو؟ ایسا کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ مجھ جیسی، جو روحانی تعلیم کے بغیر اور بائبل کو سمجھنے کے قابل نہ ہو، نئی کلیسیا کس طرح قائم کرسکتی ہے؟

پھر میَں نے وقتاً فو قتاً اُن کی میٹنگوں میں جانا شروع کر دیا اور اُن کی زندگیوں کا جائزہ لیا۔ ہر شخص اپنے مکاشفے اور گواہیاں آزادی سے پیش کرتا تھا۔ وہاں کوئی پیغام یا خطبہ نہیں دیا جاتا تھا لیکن گواہیوں سے پتہ چلتا تھا کہ یہ تمام لوگ خاندانوں میں خدمت کر رہے ہیں جہاں یہ گاؤں میں جاتے اُن کی خدمت کرتے اور اُن کی روزمرہ کے معاملات میں معاونت کرتے تھے۔ جو کچھ بھی انہوں نے کہا تھا اُس کی تصدیق خدا کے کلام سے ہوتی تھی۔ محبت اُن میں سے بہتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

میَں نے دُعا کرنا شروع کر دیا۔ کیونکہ خداوند نے مجھے اُس وقت چنا تھا جب میَں برباد ہونے کی حالت میں تھی اور مجھے نئی زندگی بخشی۔ میری ہمیشہ سے خواہش رہی تھی کہ میَں لوگوں کے درمیان جاؤں اور اُن میں خوشخبری کی منادی کروں۔ اِس سال گواہیوں کے وسیلہ سے میَں نے ایک بار پھر ہوا کی قوت محسوس کی اور آسمان کی آواز سنی۔ مجھے مخالفتوں سے رہائی مل گئی اور میَں اپنی بہن کیلئے دُعا کرنے کے قابل ہوگی جو قریب المرگ تھی۔ خداوند نے اُسے شفا بخش دی!

میری دُعا تھی کہ خداوند لوگوں میں اُس کا نور پھیلانے کیلئے استعمال کرے۔ اُس نے میری فریاد کو سن لیا۔ اُس وقت میَں بہت سے لوگوں کی خدمت کر رہی ہوں۔ خدا نے میرے لیے بہت سے گھروں کے دروازے کھولے ہیں جن میں سے آٹھ خاندانوں نے مجھے سننا شروع کر دیا ہے۔ میَں نے دوستوں اور رشتہ داروں سے بھی ملتی رہتی ہوں۔

ہم جب بھی اکٹھے ہوتے ہیں تو خداوند کا شکر کرتے ہیں کہ اُس نے ہمیں گھروں کی سلامتی کا مکاشفہ دیا جہاں خداوند کی آگ بھڑکائی جا سکتی ہے۔ ہم اپنے دوستوں، سٹیو (Steve) اور میریلین (Marilyn) کے لئے دُعا کرتے ہیں۔ خدا آپ کو تمام باتوں میں ہمیشہ اپنی برکت بخشے۔

تعارف

(مغربی علاقہ کے دوستوں کے لیے)

یہ دستی کتابچہ وسطی ایشیاء میں موجود ہماری ٹیم کے لیے لکھا گیا تھا۔ اِس کے پیچھے جو مقصد ہے وہ تعلیمی نہیں بلکہ عملی ہے۔ہمیں اِس طرح کی اوپر دی گئی اور بہت سے گواہیوں کی ضرورت ہے۔ درحقیقت ہمیں اِس بات کی توقع نہیں تھی کہ ہم اس عملی کتابچہ کو مغرب میں شائع کریں گے۔ البتہ بہت سے دوستوں نے پڑھنے کے بعد سوال اٹھائے کہ اگر یہ کتاب مشرق کے لئے لکھی جاتی تھی تو پھر مغربی دستور اور کلیسیائی زندگی کے پُرکشش اظہار کے مفہوم پر وقت کیوں ضائع کیا گیا۔ اس کا سادہ سا جواب ہے کہ مغربی کلیسیا کا پُرکشش اظہار ہر جگہ پایا جاتا ہے!

بشکیک (Bishkek) میں موجود ہونا اور بیس مسیحی ٹی۔ وی چینلز کو بذریعہ مفت سٹیلائٹ دیکھتے رہنا ایک دھچکہ سے کم نہیں تھا کیونکہ اُن تمام پر سوائے امریکن ترقی کرنے کی انجیل اور لیڈروں کے دکھاوے کی اور اُن کی طاقت کی منادی کے علاوہ کچھ نہیں دکھایا جاتا تھا۔

اپ کو شائد علم ہو کہ ننانوے (99) کی دہائی میں سابقہ روسی دُنیا کے ہر مرکز نے ایک بہت بڑی آزاد پُرکشش کلیسیا کو اُبھرتے ہوئے دیکھا۔ لیکن شاید آپ کو یہ علم نہ ہو کہ گزشتہ دہائی میں تمام کلیسیائیں زوال پذیر ہو چکی ہیں۔ ایسا کیوں ہوا؟ ان میں سے بہت سی کلیسیاؤں نے قیادت کے انداز اور اُس کے اختیار اور اُس کی آسائشوں کی نمائش کی جو کہ عام سیاسی دُنیا اور جرائم کی دُنیا سے یا مختلف نہ تھا۔

حال ہی مَیں یوکرائن کے ایک بڑے شہر میں تھا اور پھر آرمینیا کے ایک بڑے شہر میں گیا۔ اِن دونوں شہروں میں ہم نے نوجوان لوگوں کو رات کے سایہ میں دیکھا جو اُن کے موبائل فون کی چمک کے ذریعے نظر آ رہے تھے۔ وہاں رہائشی مکان چھوٹے اور پُر ہجوم ہیں۔ اُن کے پاس کسی کلب یا کیفے میں جانے کے لیے رقم نہیں ہے۔ وہ رات بھر گلیوں اور پارکوں میں کھڑے رہتے ہیں۔

دونوں شہروں میں مَیں نے ایک ہی سوال پوچھا ”ہم ان بالغ نوجوانوں کو بادشاہی کے لیے

کام پر کیسے رکھ سکتے ہیں؟ وہ مارکیٹ میں بیکار کھڑے ہیں' اور اِن دونوں شہروں میں میرے میزبان نے مجھے ایک ہی جواب دیا ''ایسا کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ ان میں سے بیشتر پہلے سے ہی چرچوں میں سے گزر کر پچھلے دروازہ سے باہر آ چکے ہیں۔''

بہت سے لوگ آپ کو بتائیں گے کہ نوے کی دہائی میں یوکرائن میں ایک بیداری آئی تھی اور 1998ء میں ہم نے اُس میں بھرپور حصہ لیا تھا۔ وہاں بہت سے بشارتی پروگرام منعقد کیلئے گئے جن میں بیشمار فیصلے لیے گئے تھے۔ کچھ لوگوں نے مجھے بتایا کہ یوکرائن میں کام کرنے والی تمام منسٹریوں کے اعداد وشمار کے مطابق ان لیے گئے فیصلوں کی تعداد ان یہاں کی کُل آبادی کے پانچ گُنا کے برابر تھی!

ایک اور شخص نے مجھے بتایا کہ ان فیصلوں کی تعداد پورے روس کی کُل آبادی کے برابر ہے۔ مَیں ان کی تصدیق تو نہیں کرسکتا لیکن مجھے ایسے بہت سے بیشمار فیصلوں کی اطلاع ملی تھی۔ البتہ یسوع نے ہمیں ان فیصلوں کی تعداد کی گنتی کرنے کا حکم نہیں دیا ہے۔ اُس نے حکم دیا ہے کہ شاگرد بناؤ۔

یقیناً بہت سے نوجوانوں نے میٹنگوں میں شرکت کی لیکن اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ شرکت کرنے سے کوئی بھی شاگرد بن جاتا۔ ان نوجوانوں نے میٹنگوں میں شرکت کی اور دیکھا کہ یہاں کام کیسے ہوتا ہے۔ ان میں سے بیشمار کو یہ یقین ہوگیا کہ ایک منظّم مذہب اور ایک منظّم جرم میں بہت تھوڑا فرق ہوتا ہے (سوائے اِس کے کہ مافیا کے پاس بہتر ریسٹورنٹ ہوتے ہیں)۔ کچھ دوا در دولت حاصل کروٗ، ان راہنماؤں کے لیے کامیاب ''انجیل'' ثابت ہوئی ہے۔ اُن کے پاس رہنے کیلئے بڑے بڑے گھر اور قیمتی گاڑیاں ہیں انہوں نے بے حد نشین گرجا گھر، پُر وقار دفاتر کے ساتھ تعمیر کیے ہیں۔ لیکن انہوں نے اُن لوگوں کیلئے کچھ نہیں کیا جنہوں نے دیا وہ ابھی تک غریب ہیں۔

اگر آپ کسی چھوٹے سے غریب گاؤں میں جائیں تو وہاں آپ کو ایک جماعت دیکھنے کو ملیں گی جن کی عبادت کی راہنمائی گٹاروں اور ڈرم سیٹ سے لیس ایک ٹیم کر رہی ہوگی۔ اِس بات کا تجربہ مجھے بلغاریہ میں ایک خانہ بدوش قبیلہ کے درمیان ہوا تھا۔ یہ لوگ جن کے پاس خوراک کیلئے

پیسے نہیں ہیں وہ اپنا پیسہ ساؤنڈ سسٹم اور گٹاروں پر خرچ کرتے ہیں تا کہ ان بارہ لوگوں کی جماعت کو جدید طرز کی عبادت مہیا کی جا سکے؟ میَں نے اُن سے پوچھا'' آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟''

اُن کا جواب تھا'' یہ سب کچھ ہم T.V پر امریکہ میں ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔'' میرا یہ پختہ یقین ہے کہ خدا کی بادشاہی کی مغربی انداز سے ظاہر کرنے والے جس اندز کی پوری دُنیا میں نقل کی جا رہی ہے۔ راہنمائی/شخصیت اور پیسے پر مبنی بدّت کی ایک کھچڑی سی ہے۔ لوقا 10 پر مبنی اس کتابچہ کا ایک مقصد یہ ہے کہ خدا کی بادشاہی کو ظاہر کرنے والے بُتوں کو مٹا دیا جائے۔ ہمیں ایسے دستور، بُتوں اور الزام تراشی سے بچنا ہوگا۔ ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ہمارا کام یسوع کی پیروی اور اُس کے تقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق ہو۔ ہمیں یسوع کے شاگردوں کے طبقہ پر نظر کرنی چاہئے جنہیں یسوع نے اپنے انداز اور طریقہ کار پر چلایا تھا۔ کلیسیا کو جیسا کہ ہم جانتے ہیں نئی کلیسیا کو جگہ دینی چاہئے جیسا یسوع چاہتا ہے اور اُس کی تعمیر کرتا ہے۔

اگر آپ کسی مثال کی تلاش ہو جو اس کے بانی کے بالکل متضاد ہو تو ادارتی کلیسیا سے بہتر کچھ نہیں ہوگا۔ جس چیز کو بھائیوں اور دوستوں کے گروہ بنانے کا ارادہ کیا گیا تھا وہ ضابطہ پرستی کی واراثت بن کر رہ گیا ہے۔

تعارف

(مشرق کے دوستوں کے لیے)

اس مواد کو آپ کے سامنے پیش کرنا میرے لیے ایک بڑا اعزاز ہے۔ مَیں اِس بیان سے آغاز کرتا ہوں کہ بائبل فرضی علامت کے مطابق ایک مشرقی کتاب ہے اور یسوع ایک مشرقی شخص تھا۔ اس کا ثقافتی پس منظر تھا یونانی نہیں اور جغرافیائی پس منظر مشرقِ وسطیٰ تھا شمالی امریکہ نہیں۔ اس لئے مشرقی ہوتے ہوئے آپ مجھ سے زیادہ بہتر سمجھنے کے قائل ہو سکتے ہیں کہ یسوع کیا تعلیم دینا چاہتا تھا۔ البتہ مغربی حیثیت میں مَیں اپنا اختیار ایک بات پر زور دینے کیلئے استعمال کرتا ہوں۔ ''کلیسیا میں وہ نہ کریں جو ہم پچھلے ایک سو سال سے کرتے آئے ہیں۔ ہمارے لیے یہ کچھ اچھا ثابت نہیں ہوا۔ تو دوسروں کیلئے بھی یہ کیونکر اچھا ثابت ہو سکتا ہے؟''

تاریخی طور پر ہم نے اپنی روایات کی سمیت کے مطابق آغاز کیا کہ چرچ کیسے چلانا ہے (راہنما، لوگ، عمارت، ہفتہ وار عبادت، دُعائیہ پروگرام اور چھوٹے چھوٹے گروپ بنانے) اور پھر اپنی کلیسیا کے دستور کے گرد مشنری کاموں کی سمجھ پیدا کرنا، مخصوص جگہ اور وقت کے اس عمل میں جہاں مخصوص کام مخصوص لوگ سرانجام دیتے ہیں جو آپ اپنے لیے نہیں کرتے اور جس کے لیے آپ آپ مخصوص شخص کو اجرت دیتے ہیں کہ وہ آپ کا کرنے والا کام کرے۔ یہ دُنیا کی تمام کلیسیاؤں کا دستور بن چکا ہے۔ اسلئے ہم مذہبی روایت سے شروع کرتے ہیں۔ سب سے بُری بات یہ ہے کہ یہ ایک طرح کا بیوپار بن گیا ہے جس میں ہم پہلے سے مسیحی لوگوں کو اپنے پاس لے کر آتے ہیں بجائے چرچ کے جو اگلی سڑک پر موجود ہے۔

اور سب سے اچھی بات یہ ہے کہ یہ سب وہ مخلص اور وفادار لوگ کرتے ہیں جو سب کچھ جانتے ہیں کہ کیسے کرنا ہے تا کہ ان لوگ کی خدمت اِس انداز سے کی جائے جس کے مطابق وہ ہمیشہ کرتے آئے ہیں۔ البتہ اِس امر میں شاگردی، اصولوں کے امتیاز کی منفرد تعلیم اور ان فرقوں کی تحریک کا اختیاراتی ڈھانچہ بن جاتی ہے۔ اپنی تحریک کو سب سے مختلف اور بہتر بنانے کیلئے اس

منفرد تعلیم کا وافر استعمال ہوتا ہے۔ آخر کوان باتوں کو مانا جاتا ہے اوران پر عمل کیا جاتا ہیں کیونکہ یہ درست ہیں جیسا کہ ہر شخص ہے۔ اگر غلط ہے بھی تو ہمارے جتنا درست نہیں ہو سکتے۔ یہ مشکل سے ہی یسوع اور اُس کے شاگردوں کو ایک بدن ہوتے ہوئے دیکھ سکتے یا پھر یسوع اور اُس کی بادشاہی کو۔

اسے مزید خلاصہ میں سمجھا جائے تو ہم اِس واعظ کے طریقہ سے ابتدا کرتے (چرچ کیسے کیا جائے) اور پھر اُسے مشن کے طرز میں ڈھلنے دیتے ہیں (ہم کا/مشن کیسے انجام دیتے ہیں) اور بھروسہ رکھتے، یہ پورا گلہ مسیح کے بارے میں کچھ نہ کچھ جان سکے گا۔ اس کا مطلب ہوا کہ کلیسیا اور مشن/کام پر تہذیب میں تقریباً یکساں نظر آتے ہیں سوائے فرقہ ورانہ فرق کے جو بدقسمتی سے دوسری اور تیسری دُنیا کے لوگوں میں زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ نسبتاً پہلی دُنیا کے لوگوں کے مقابلہ میں۔

البرٹ اینسٹین (Albert Einsten) کے حوالے سے یہ کہا جاتا ہے ''پاگل پن ایک ہی چیز بار بار دہراتا رہتا ہے۔ اِس امید میں کہ نتیجہ مختلف ہوگا'' ایک اور کہاوت جو مَیں استعمال کرتا ہوں ''اگر ہم ہمیشہ وہی کچھ کریں جو ہم ہمیشہ کرتے آئے ہیں تو ہمیں ہمیشہ وہی نتیجہ ملے گا جو ہمیں ہمیشہ ملتا رہا ہے۔'' ہم نے پاگل پن میں ہمیشہ وہی کچھ کیا ہے جبکہ دُعا کرتے رہے کہ نتیجہ کچھ اور ہو۔

اگر ہم یسوع سے ابتدا کریں تو کیا ہوگا؟ اگر ہم یسوع کو ہمارے کام کی راہنمائی کرنے دیں اور پھر یسوع کو ہی کلیسیا تعمیر کرنے دیں تو پھر کیا ہوگا؟ کیا ہوگا اگر ہماری ترتیب میں پہلے مسیح، پھر مشن/کام اور پھر واعظ ہو؟

کیا ہوا اگر یسوع خود ہر مشن/کام کی ہدایات، ہر تہذیب میں مختلف انداز سے کرے اور جو کلیسیا وہ تعمیر کرے ہر ثقافت میں مختلف نظر آئے؟

لوقا 10 میں یسوع کے الفاظ کے ذریعہ جائزہ لینا ہی اِس کتابچہ کا مقصد ہے جب ہم یسوع کے الفاظ کو صدیوں پرانی عمارتوں اور کلیسیا کے وارثتی اظہار کو باریک بینی سے دیکھتے ہیں تو ہم اُس

ڈھانچہ میں اُس کے الفاظ منسلک کر دیتے ہیں ہم اُس کے کلام کو اپنی روایات کو درست ثابت کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور جیسا ہم آج بھی کر رہے ہیں۔ یہ کلیسیا میں رچ بس گیا ہے جس سے ہم ہمیشہ آگاہ بھی رہے ہیں۔

یسوع کی پسند اور مرضی کی کلیسیا دِکھنے میں کس طرح کی ہو سکتی ہے؟:

اگر ہم کلیسیا کو یسوع کے کلام اور نمونہ کے مطابق دیکھنے کی کوشش کریں تو کیا ہوگا۔

شاید ہم وہ سب کچھ کریں جس کا اُس نے ہمیں حکم دیا ہے (قوموں کو تربیت دیں کہ وہ سب کچھ کریں جس کا حکم یسوع نے ہمیں کرنے کو دیا ہے)، وہ اُس انداز سے سب کچھ کر کے تعمیر کر سکے گا جس کا اُس نے وعدہ کیا ہے (اپنے بدن کے ممبران کو براہِ راست، ذاتی طور پر ہدایات دے سکے گا اور بدن کا حقیقی سر بن سکے گا نہ کہ فقط بدن کا لفظی سر) یعنی اُس کی کلیسیا۔

اگر ہم یسوع کے حکم کے مطابق کام/مشن کا آغاز کریں تو کیا ہوگا۔ ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں۔ لوقا 10 میں آپ ہمارے ساتھ یسوع کے حکموں کو بروئے کار لا کر اُن پر چلتے ہوئے انہیں عمل میں لائیں۔

باب نمبر 1

''مزدوروں کا مسئلہ''

''اور وہ اُن سے کہنے لگا کہ فصل تو بہت ہے لیکن مزدور تھوڑے ہیں.......'' (لوقا 2:10)

(الف) دل کا مسئلہ:

جب یسوع نے کٹائی کی افراط اور مزدوروں کی کمی کا موازنہ کرتا ہے تو وہ ہمیں یہ نہیں بتاتا کہ مزدور کیوں کم ہیں۔ البتہ تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیحی کارندوں کی بڑی تعداد دُنیا کے ایسے علاقوں میں جانے پر زیادہ زور دیتے ہیں جہاں پہلے سے بشارتی کام ہو چکا ہے جبکہ جن علاقوں میں ایماندار بہت کم ہیں وہاں مزدور بھی بہت کم ہیں۔

اِس کا تعلق شاید ہماری خواہشات سے ہوسکتا ہے جیسے تحفظ، مرتبہ، تنخواہ، آرام اور حفاظت اور چونکہ غیر ایماندار لوگ ایسی سہولیات دینے سے قاصر ہوتے ہیں چنانچہ کٹائی کا کام اکثر مشکل اور خطرناک ہوتا ہے جسے اپنے خرچ پر کرنا پڑتا ہے۔

یہ ایک ایسے مسئلہ کی جانب اشارہ کرتا ہے جس سے مزدور کے دل کا تعلق ہوتا ہے۔ مَیں بعض اوقات سوچتی ہوں کہ ہم خدا کی جستجو میں صرف ایک محدود حد تک جا سکتے ہیں۔ ہم اِس حد تک جاتے ہیں کہ اُس کا پیار محسوس کر سکیں، اُس کی معافی کو جان سکیں، شفا کا تجربہ پاسکیں۔ مختصراً کہا جائے تو بہتر محسوس کرنا لیکن اتنا زیادہ بھی نہیں کہ جو پیار وہ اپنے دل میں قوم کے لئے رکھتا ہے اس کی وجہ سے آپ برباد ہو جائیں۔ خدا محبت ہے لیکن وہ اچھا نہیں ہے۔ اُس کا پیار وحشی، خطرناک، منہ زور اور نڈر ہے۔ کٹائی کا کام بہت زیادہ محنت کا ہونے کے ساتھ ساتھ گندہ اور خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔ ہمارا دل ان سب چیزوں سے بڑا ہونا چاہئے اور ایسا صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ ہمارے پاس اُس کا حل ہو۔

ہمیں نئے دور کی روحانیت اور اُس کی خواہشات سے بھی آگاہ بننے کی ضرورت ہے تاکہ ان روحانی تجربات کو اپنے اندر سے ختم کر سکیں، جو فنا کرنے والی اشیاء ہے۔ جب آپ کا ذہن اس انداز میں ڈھل جاتا ہے تو روحانیت دوسروں کیلئے ذمہ داریوں سے اور تجربہ شدہ روحانیت کی تابعداری سے خدا ہو جاتی ہے۔ نئے عہد نامہ میں انہیں کبھی الگ نہیں کیا گیا۔ پاک روح کا تجربہ فرمانبرداری کے ذریعے یسوع کے لئے اپنی زندگی دینے کی سوچ کو قائل کرنا ہے۔

''لیکن جب روح القدس تم پر نازل ہوگا تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہوداہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہو گے۔'' (اعمال 8:1)

نیا عہد نامہ روح کے اسے ڈرامائی مقابلوں سے بھرا پڑا ہے لیکن یہ وقوع پذیر نہیں ہوئے تھے کیونکہ پرانے مقدسین نے خود بھی تلاش کر لیا تھا۔ نئے عہد نامہ میں کوئی ایسا واقع نہیں ہے جس میں رسول مقدسین کو تیسرے آسمان میں داخل ہونا سکھا رہے ہوں، فرشتوں کو کیسے ملنا ہے اور نہ ہی یہ کہ خدا کی آواز کو کیسے پہچانا جاتا ہے۔ مغرب میں بیشمار منسٹریز موجود ہیں جن کی بنیاد اُن کے راہنماؤں کے دعویٰ پر ہے جس سے وہ سکھاتے ہیں کہ ان چیزوں کا تجربہ کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ وہ تیسرے آسمان پر جانے کی بات اس سادگی سے کرتے ہیں جیسے کسی ریستوران میں جانا ہو جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اپنے تخیلات سے آگے کبھی نہیں گئے۔ یہ بائبل کی اضافی تعلیم ہے۔

کیا ان میٹنگوں میں لوگ کسی بات کا تجربہ کرتے ہیں؟ ہاں! بہت سے لوگ کرتے ہیں لیکن وہ کس بات کا تجربہ کرتے ہیں؟ متحرک ہجوم کا، نفسیاتی مشورے اور جذباتی ابھار احساسات میں شدت اور جائز روحانی تجربہ کا جھانسہ پیدا کر سکتے ہیں۔ فقط اس لیے کہ پرانے عہد نامہ کے افراد کو مافوق الفطرت کاموں کا تجربہ ہوا ہم بھی اپنے لیے ان ہی کی کھوج میں لگے رہیں۔ لبھانے والی کانفرنس کی خدمت اور ٹیلی ویژن منسٹری زیادہ تر بائبل کی اضافی تعلیم پر مبنی ہیں۔ بائبل کی آیات کو اس طرح استعمال کیا جاتا ہے جیسے انہیں نئے عہد نامہ میں بھی استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ یہی غلطی تھی جس کے مقابلہ کیلئے پرانی کلیسیا کو جھگڑنا پڑا۔ جب کچھ لوگوں نے مخصوص قسم کے تجربات، علم اور تعلیم کا دعویٰ کرنا شروع کیا کہ یہ نجات کیلئے بے حد ضروری ہیں۔ ان استادوں کو ''گیانی'' کہا جاتا

تھا۔ وہ اپنے ''روحانی'' تجربات کوکلام پاک کی سادہ تعلیم سے لبریز بنا کر پیش کرتے تھے۔ یوحنا کے پاس بھی ایسے ''گیانی'' اپنے نئے مکاشفات کے ساتھ موجود تھے جب اُس نے پہلا یوحنا 1:1-4 میں لکھا ''اُس زندگی کے کلام کی بابت جو ابتدا سے تھا اور جسے ہم نے سنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ غور سے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے چھوا۔ (یہ زندگی ظاہر ہوئی اور ہم نے اُسے دیکھا اور اُس کی گواہی دیتے ہیں اور اسی ہمیشہ کی زندگی کی تمہیں خبر دیتے ہیں جو باپ کے ساتھ تھی اور ہم پر ظاہر ہوئی) جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا ہے تمہیں بھی اُس کی خبر دیتے ہیں تاکہ تم بھی ہمارے شریک ہو اور ہماری شراکت باپ کے ساتھ اور اُس کے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ ہے۔ اور یہ باتیں ہم اِس لئے لکھتے ہیں کہ ہماری خوشی پوری ہو جائے۔''

ابتدائی دَور کی باتیں، چیزیں جن کا تجربہ سب کو ہوا سچی رفاقت اور حقیقی خوشی بخشتے ہیں۔ خداوند کے ساتھ یہ رفاقت خود بخود برپا ہو جائیگی جب ہم دوسروں کے ساتھ حقیقی رشتہ قائم کریں گے۔ خداوند کے ساتھ اس رشتہ کی عملی کارکردگی کو یوحنا بڑی وضاحت سے پیش کرتا ہے جس کا مطلب ہے ایک دوسرے سے محبت رکھنا اور خدمت کرنا ہے۔

نئے عہد نامہ میں خداوند کے ساتھ تجربات کو خداوند کی فرمانبرداری سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے مافوق الفطرت تجربات کا سامنا اور خداوند کے معجزانہ مداخلت کو اس وقت دیکھا جب وہ ایک مالک کی فرمانبرداری میں دُکھوں اور مصیبتوں میں سے گزر رہے تھے۔ مثال کے طور پر مَیں نے بیشمار لوگوں کے ساتھ اتفاق کرونگا جن کے خیال میں پولوس رسول کو تیسرے آسمان کا تجربہ اُس وقت ہوا تھا جب اُسے لسترا میں سنگسار کر کے مرا ہوا سمجھ کر چھوڑ گئے تھے (اعمال 19:14)۔ بنیادی بات یہ تھی کہ مزدور خداوند کے ساتھ اکٹھے ہوں! ہمیں روحانی تجربات اور ان کی طرح بننے کی جستجو میں نہیں رہنا ہے۔ ہمیں اُن کی مانند بننا ہے جو جانتے ہیں کہ ہم گناہ اور خود غرضی کے اعتبار سے مسیح میں مر چکے ہیں اور اب اپنی نئی زندگی کو اُس کیلئے زندہ قربانی کے طور پر پیش کرنے کے لیے آزاد ہیں۔ ہم مالک کے نئے گھر، نئے گاؤں یا نئے شہر میں جانے کیلئے اُس کی پیروی میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہم اُس کے ساتھ چلتے ہیں۔

(ب) تربیت کا مسئلہ:

روائتی تربیت بھی ایک مسئلہ ہوسکتی ہے۔ یہ ایک حقیقت بن چکی ہے کہ جتنا زیادہ عرصہ کوئی اپنی مذہبی تعلیم میں لگاتا ہے اتنا ہی کم وہ کسی کو مسیح میں لانے کے قابل ہوتا ہے۔ درحقیقت بائبل سکولوں اور سیمنریوں میں مزدور تیار نہیں کئے جاتے بلکہ اداروں کو چلانے اور انہیں بڑھانے والے فنی ماہرین تیار کئے جاتے ہیں۔ اس طرح سے تربیت یافتہ جب کبھی بہت سے لوگوں کو یسوع کے شاگرد بنانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو ان کا کہنا ہوتا ہے کہ مسیح کے حقیقی پیروکار بننے اور آدمیوں کے صلاح کار بننے کیلئے، انہوں نے جو کچھ سمینریوں میں سیکھا اسے بھلانا پڑا۔

دوسری سچائی یہ ہے کہ آپ تربیت دینے کیلئے کسی کو اُن کے ماحول سے جتنا زیادہ دُور فاصلہ پر لے جائیں گے اتنا ہی وہ وہاں واپس آ کر خدمت کرنے سے گریز کریں گے۔ یہاں مغربی ثقافت سے مراد نہیں ہے بلکہ اس کا زیادہ تر اثر اُس وقت دیکھا جاتا ہے جب آپ ایک تیسری دُنیا یا کسی غریب ممالک کے شخص کو لے جا کر مغربی حالات اور معاشرہ میں تربیت دیں یا پھر کسی اندرون گاؤں سے کسی شخص کو شہر میں لاکر تربیت دیں۔ یاد رکھیں کہ ایسی تربیت صرف ماہرین پیدا کرتی ہے اور بعد از اں یہ تربیت پانے والے ماہرین کے معیار کے مطابق زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ اس سے وہ مزدور پیدا نہیں ہوتے جو اپنی خوشی سے بے حد محنت طلب کٹائی کے کام میں حصہ لیں اور اُسی کٹائی کے کھیت کے اندازِ زندگی کو اپنائیں۔ مزدور کھیت میں ہی تربیت پاتے ہیں! یسوع نے اپنے مزدوروں کو کھیت میں تربیت دی۔ اس سے بہتر طریقہ ہمارے پاس موجود نہیں ہے! یسوع نے مچھیروں اور کسانوں کو اُن ہی کے کھیت میں تربیت دی کہ وہ آدمیوں کو پکڑنے والے مچھیرے بنیں۔ اُس کی مذہبی ماہرین کی تربیت دینے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اُس نے اپنے دَور کے مذہبی ماہرین کو بُرا بھلا کہا اور اُن پر لعنت بھیجی (متی 23 کو پڑھنا ذرا تلخ ہے!) اور آج بھی وہ ایسا ہی کرے گا۔

یسوع نے عملی تربیت کا ذکر یوحنا 17:7 میں کیا، ''اگر کوئی اُس کی مرضی پر چلنا چاہے تو وہ اِس

تعلیم کی بابت جان جائیگا کہ خدا کی طرف سے ہے یا مَیں اپنی طرف سے کہتا ہوں۔'' ہمیں اس کا کرنے سے پتہ چلتا ہے۔ اُس کی مرضی کے مطابق کام کرنے کی جستجو، نظم وضبط اور ایمان اُس پر انحصار کرنا اور گہری سادگی پیدا کرتا ہے۔ تعلیم کے بارے میں تفصیل علم اور معلومات، بائبل کی سچائیوں اور تھیالوجی پر مہارت گہرا تکبر پیدا کرتی ہے جیسا کہ فریسیوں کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ یوحنا 49:7 ''مگر یہ عام لوگ جو شریعت سے واقف نہیں لعنتی ہیں۔''

یسوع نے ''کھیت میں جا کر تربیت دینے'' کے بارے میں بھی کہا متی 28:19-20 میں قوموں کو شاگرد بنانے کے حوالہ سے حکم صادر کیا۔ ''اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا مَیں نے تم حکم دیا۔'' ادارتی شاگرد بنانے کی بدترین بات تعلیمی اختلاف اور فرقوں کا اختیاراتی ڈھانچہ ہے۔ یہ آپ کی مسیح کے باقی بدن سے خدائی اور ایک احساس برتری پیدا کرتا ہے جس کی وجہ سے آپ ظاہراً یقین رکھتے ہیں کہ آپ کا مواد سب سے بہتر ہے!

اِس کے برعکس یسوع کے احکامات اُس کی منافی اور بحالی کے سبب سے ایک مکمل رشتہ قائم کرتے ہیں جس کے بعد آپ معتبر رشتہ میں بندھ کر دوسروں کی خدمت کرتے ہیں۔ ہماری توجہ کا مرکز شفایاب دل اور رشتہ ہیں نہ کہ مذہبی تعلیمی اصلاح۔ بدقسمتی سے جو بہت زیادہ قابل اور اہلیت کے حامل ہوتے ہیں وہ رشتوں کے معاملہ میں غریب ترین اور کمزور ہوتے ہیں۔ محبت پر مبنی رشتوں میں شعوری تکبر کبھی اچھی بنیاد نہیں ہوتا! پولوس اپنے دَور کا سب سے زیادہ تعلیم یافتہ شخص پہلا کرنتھیوں 1:8 میں مشاہدہ پیش کرتا ہے کہ ''علم غرور پیدا کرتا ہے لیکن محبت ترقی کا باعث ہے'' آپ ان میں سے کیا بننا پسند کریں گے۔ ایسا شخص جو معجزات کی باتیں کرتا ہے یا ایسا شخص جو معجزات کرتا ہے؟ ایسا شخص جو خدا کی محبت کی باتیں کرتا ہے جو دوسروں کو گلے لگا کر خدا کی محبت کا اظہار کرتا ہے؟ یسوع کی بادشاہی میں ہم اپنے پھلوں سے جانے جاتے ہیں نہ کہ زیادہ علم سے جس پر ہم فوقیت رکھتے ہیں۔ خدا کی بادشاہی کی دیواروں پر کوئی ڈپلومہ وغیرہ لٹکے ہوئے نہیں ہیں۔ یسوع نے اپنی بادشاہی کم تعلیم یافتہ اور کم تربیت یافتہ کے حوالہ کی ہے۔ ہم کیوں سوچتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی بہتر راستہ موجود ہے؟

’’جب انہوں نے پطرس اور یوحنا کی دلیری دیکھی اور معلوم کیا کہ یہ ان پڑھ اور ناواقف آدمی ہیں تو تعجب کیا پھر انہیں پہچانا کہ یہ یسوع کہ یہ یسوع کے ساتھ رہے ہیں۔‘‘(اعمال)

اس بے ترتیب تربیت کی ایک اور خامی کا اظہار اس کامیاب اور پُرکشش راہنما میں ہے جو منسٹری کی تربیت کیلئے سکول کھولتا ہے۔اس تربیت میں طالب علموں کی توجہ کا مرکز وہ باتیں ہوتی ہیں جواُن کا راہنما عملی خدمت میں کرتا ہے مثال کے طور پر شفا دینے کا کام، یہ سننے میں بہت اچھا لگتا ہے اس سکول میں طالب علم تمام ان جگہوں سے جہاں اس لیڈر یا اس کے کارندوں نے عملی کام کئے ہیں۔ہجوم کی طرح اکٹھے ہوجاتے ہیں۔ان میں اکثر بہت زیادہ بھوکے اور بہترین قربانی کیلئے اس سکول میں داخل ہتے ہیں۔سکول اور مرکزی کلیسیا کا ماحول بے حد ہیجان زدہ، دلچسپ اور زندگی تبدیل کرنے والا ہوسکتا ہے۔

آخر مسئلہ کیا ہے؟

ایسا نہ تو یسوع نے خود کیا اور نہ ہی ہمیں ایسا کرنے کی تلقین کی ہے، اس لئے مسائل تو کھڑے ہونگے! بہترین لوگ تربیت لینے کیلئے آتے ہیں۔منسٹری کا یہ سکول ترقی کرتا ہے اور ایڈمنسٹروں، اساتذہ، صلاح کاروں اور ذاتی معاونت کرنے والوں کی ضرورتیں ابھر کر سامنے آتی ہیں۔اُن میں سے بیشمار جو تربیت کیلئے آتے ہیں سکول میں بسیرا کرنا شروع کردیتے ہیں۔ خدمت کا یہ مرکز مقامی لوگوں کیلئے برکت کا باعث نہیں بنتا جنہوں نے اپنے بیٹے اور بیٹیاں تربیت کیلئے مقامی کٹائی کے کھیت میں واپس بھیج دیئے ہیں لیکن بہترین کو اپنے لیے وقف کرنا شروع کر دیتے ہیں۔مقامی کٹائی کے کھیت میں مزدوروں کی کمی منسٹری سکول کی وجہ سے ہے۔

خدمت کا یہ مرکز کانفرنسیں منعقد کرتا ہے چنانچہ پاسٹر حضرات، لیڈران اور جو بھی ہوائی جہاز سے سفر کرنے کے قابل ہے یا اپنی گاڑی پر یا پھر چل کر وہاں آسکتا ہے شریک ہوتا ہے۔اگر آپ تحریک کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو وہاں آپ کی شرکت بے حد ضروری ہے! تمام تبلیغ اور دُعائیں بیداری اور کٹائی کے لیے وقف ہوتی ہیں۔ بہت خوب! بہت اعلیٰ! راہنما کانفرنسوں پر تو سالانہ

ہزاروں روپے خرچ کرتے ہیں اور اپنے اندرون شہر میں تھوڑی سی بھی لگائی نہیں کرتے۔

کیا ہو، اگر یہ وقت اور پیسہ کانفرنسوں کی بجائے بے گھر، غریب قیدیوں، اندرون شہر اور مہاجرین پر لگایا جائے؟ کیا ہو؟ جس کٹائی کیلئے وہ تبلیغ اور دُعا کرتے ہیں وہ شاید حقیقت میں ہونے لگیں۔

مرکزی ایشیاء میں ہمیں ایسے اشخاص دیکھ کر حیرت ہوئی جنہوں نے مختلف مشنریوں اداروں سے بائبل کی تربیت کے آٹھ آٹھ نصاب مکمل کئے ہیں۔ کیونکر چاہئے گا کہ وہ ہمیشہ طالب علم رہے اور ایک ہی قسم کی تعلیم کو بار بار سنے؟ وہ تعلیم کی تلاش گھر سے دُور پردیس میں کیوں کریں گے؟ بعض اوقات ٹریننگ میں رہنے اور کھانے کی سہولت غریب معاشرہ میں بہت زیادہ پُرکشش ثابت ہوتی ہے۔ بعض اوقات اس تعلیم کا تجربہ کیسی بڑی مشنری تنظیم سے تعلق قائم کر دیتا ہے جس کے نتیجہ میں اچھی تنخواہ والی نوکری مل سکتی ہے۔ ایک اور پُرکشش رغیب! آپ یقین کریں کہ مختلف مشنری ادارے اپنے معاونت کرنے والوں کو کبھی نہیں بتاتے کہ بائبل سکول کے بہت سے طالب علموں نے پہلے سے مقابل فرقوں کے سکولوں سے کئی تعلیمی کورس مکمل کر رکھے ہیں۔ مجھے یقین وہ صرف طالب علموں کی کل تعداد بتاتے ہیں جو مستقبل میں قوم کے راہنما بننے کی تربیت لے رہے ہیں۔

وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ وہ خود بھی بائبل سکول سے تربیت حاصل کرتے رہے ہیں۔ وہ صرف بائبل سکول چلانا ہی جانتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اداروں میں نوکری پانے کیلئے ماہرین کی تربیت کیسے کرنی ہے۔ وہ کٹائی کے کھیت میں کام کرنے کیلئے مزدور تیار کرنے سے واقف نہیں ہیں۔ ان کی کامیابی کا انحصار پروگرام میں شریک ہونے والے طالب علموں کی تعداد پر ہوتا ہے۔ وہ دی گئی اسناد کی گنتی کرتے ہیں۔ وہ شاگردوں کی تعداد گننے سے قاصر ہوتے ہیں۔

خوش قسمتی سے کچھ طالب علم اس روزمرہ کے چکر میں گھومنے والے جھولے سے اکتا جاتے ہیں اور یسوع کی پیروی کرنے کا فیصلہ کر کے کام میں لگ جاتے ہیں۔ البتہ مجھے روایتی پروگرام بھی تبدیل ہو رہے ہیں۔ میں سن چکی ہوں کہ کئی سکولوں میں گریجویٹ طالب علم کو اُس وقت تک اسناد تقسیم نہیں کی جاتیں۔ جب تک وہ باہر جا کر کم سے کم اشخاص کو بپتسمہ نہیں دے لیتے اور ان

کو یسوع کے پیروکاروں کی جماعت بنانہیں لیتے۔

ایک سادہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی ادارہ یا اختیاری ڈھانچہ مقامی کلیسیا سے غیر متعلق ہو کر ابھرتا ہے تو نتیجتاً مقامی کلیسیا کا مخالف یا دشمن بن جاتا ہے۔

یہ ادارے معاشی ذرائع اور منسلک لوگوں کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں اور یسوع کی جگہ مقامی کلیسیا کا سربراہ بن جاتے ہیں۔یہی فرضی تعلیم اور تربیت کے مراکز جو مستقبل کی کلیسیا کے راہنما تیار کرتے ہیں۔ بدعتوں کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ یہ مخالفِ مسیح کی ملکیت کا اظہار ہے یعنی اگر کوئی بھی ادارہ، ڈھانچہ یا شخص جو یسوع کو اُس کے مقام سے ہٹاتا یا انکار کرتا ہے یعنی اُس کے اپنی کلیسیا کا عملی سربراہ ہونے اور اپنے لوگوں کے بیچ میں رہ کر اُن کو ہدایات دینے میں۔

مخالفِ مسیح کوئی ایک شخص نہیں ہے جو آنے والا ہے بلکہ روح ہے جو پہلے سے کلیسیاؤں میں کام کر رہا ہے جیسا کہ پہلا یوحنا2:18-23 میں کہا گیا ہے۔مخالفِ مسیح کے ظاہر ہونے کے ان طریقوں کی نشاندہی کی گئی ہے کہ وہ '' نکلے تو ہم ہی میں سے تھے'' یعنی کلیسیا میں سے اور ان کا بڑا جھوٹ یہ ہے کہ وہ یسوع کے مسیح ہونے کا انکار کرتے ہیں۔البتہ مَیں نہیں مانتا کہ پولوس یہاں محض زبان سے یسوع کو مسیح ماننے سے انکار کرنے کی بات کرتا ہے بلکہ اُس عملی انکار کی بات کرتا ہے اُس کے کلیسیا کا مالک خداوند ہونے سے۔ہم اُس کے مالکِ خداوند ہونے کا منہ سے اقرار کرتے تو ہیں لیکن تمام فیصلے خود کرتے ہیں جس سے ہم اسے اُس کی کلیسیا کا حقیقی سربراہ ہونے سے گھٹا کر ایک دکھاوے کا سربراہ بنا دیتے ہیں البتہ گزشتہ بیس برسوں میں پوری دُنیا میں کلیسیائیں بنانے کی زیادہ تر تحریکیں اٹھ کھڑی ہوئی ہیں جو کٹائی کیلئے مزدوروں کی تربیت کٹائی کے کھیت میں ہی کرنے پر گامزن ہیں۔ یسوع نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ڈیوڈ گیرژن (David Garrison) اس کو '' چرچ پلانٹنگ موومنٹس'' (Church Planting Movement) میں درج کیا ہے۔ (www.churchplantingmovement.com)

شاگرد بنانے کی تحریکیں اُن لوگوں میں جہاں اب تک کوئی نہیں پہنچ سکا تھا بکثرت پھیل رہی ہیں خاص طور پر اُن علاقوں میں جنہیں سخت زمین یعنی (Hard Ground) کہا جاتا ہے اور

اس کی ایک وجہ یہ ہے مزدوروں کے کام کرنے کی جگہ پراُن کی تربیت۔

شاگرد ہی شاگرد بناتے ہیں۔ پروگرام اور سرگرمیاں شاگرد پیدانہیں کرتیں۔ یہ ایسے لوگ پیدا کرتی ہیں جنہیں سرگرمیوں کا انعقاد اور پروگرام چلانا آتا ہے۔ یسوع نے ایک بڑی بھیڑ کو واپس لوٹا دیا اور اپنی زندگی بارہ شاگردوں میں وقف کر دی۔ خدا کی بادشاہی کا عمارتی ڈھانچہ رشتوں پر قائم ہوتا ہے۔

رویا کا مسئلہ یا کٹائی کو الزام دینا:

یوحنا کی انجیل کے چوتھے باب میں ہمیں ایک عورت کی کہانی ملتی ہے جو کنوئیں پر موجود ہے۔ عام طور پر یہودی سامریوں کو برگشتہ کے اندر سے گزر کر جانے کے بجائے اُس کے اطراف سے چکر لگا کر آتے جاتے تھے لیکن یوحنا چوتھی آیت میں بتا تا ہے کہ ''اس کو سامریہ سے ہو کر جانا ضرور تھا۔'' جس کے نتیجہ میں کنوئیں پر یسوع کی ملاقات ہوئی اور ایک عورت کو نجات ملی گئی اور یسوع کو کھیت کا ذکر پڑا'' کہ فصل پک چکی ہے۔'' کیا تم کہتے نہیں کہ فصل کے آنے میں ابھی چار مہینے باقی ہیں۔ دیکھو میں تم سے کہتا ہوں اپنی آنکھیں اٹھا کر کھیتوں پر نظر کرو کہ فصل پک گئی ہے۔''

(یوحنا35:4)

یسوع اور اُس کے شاگردوں کی نظر ایک ہی کھیت پر تھی۔ سامریہ شاگردوں کو خالی میدان نظر آ رہا تھا جہاں کٹائی میں ابھی چار مہینے باقی تھے۔ وہ سامریہ میں رہنا نہیں چاہتے تھے اور انہیں وہاں پر کسی اچھی بات کے ہونے کا یقین نہیں تھا! یسوع اپنے باپ کی مرضی دیکھ رہا تھا اور دیکھ رہا تھا کہ فصل پک کر کٹائی کے لیے تیار ہو چکی ہے اور اسی ایمان پر روح القدس کے تحفہ پر عمل کرتے ہوئے فصل کاٹی۔ دونوں نے ایک ہی کھیت کو دیکھا تھا لیکن دونوں نے اپنے دل کے مطابق دیکھا تھا۔

کسی کھیت کو'' پتھریلی زمین'' بیان کرنا ایک خودساختہ مکاشفہ ہے۔ یہ اُس کٹائی کیلئے تیار فصل پر بھی نہ کٹنے کا الزام ہوتا ہے یا اس سے بھی بدترین بات یہ کہ الزام خدا پر لگایا جاتا ہے۔

’’خداوند یہاں موجود نہیں ہے کیونکہ وہ دوسری قوموں میں ہوتا ہے۔‘‘ رویا کے مسائل دن کے مسائل ہیں جنہیں مالک کے دل میں بپتسمہ کے ذریعے درست کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

برسوں سے ایک منسٹری غیر اقوام کے ایک حلقہ میں پیغام نشر کر رہے ہیں کہ ’’یسوع کے پاس آؤ ایک اچھا گرجا منتخب کر کے بپتسمہ لو اور شاگرد بن جاؤ۔‘‘ ایک مسائل زدہ پیغام ایسی جگہ پر جہاں رفاقت کیلئے کوئی کلیسیا کے اکٹھے ہونے کی جگہ نہیں ہے یا یوں کہئے کہ اُس قوم میں جہاں باسیوں کو یہ سہولت مہیا نہیں کی جاسکتی۔ وہاں تبدیلی لا کر ایک نیا طریقہ کار رائج کیا گیا۔ انہوں نے بڑی سادگی سے گھروں کی کلیسیا کا انداز اپنایا اور اس میں بائبل سٹڈی بپتسمہ اور بیماروں کے دُعا کو حصہ بنایا۔ نشر ہونے والا پیغام اب کچھ یوں تھا ’’یسوع کے پاس آیئے اور اپنے گھر میں شاگردوں کی جماعت شروع کیجئے۔‘‘ اس معاشرہ میں ایسی جماعتوں کی تعداد بڑھنے لگی ہے اور ایک اطلاع کے مطابق آبادی کی فیصد کے حساب سے بپتسمہ یافتہ ایمانداروں کی شرح بیلجیم اور جاپان سے بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ سادہ کلیسیا کا یہ طریقہ کار DVD اور انٹرنیٹ پر متعارف کرایا جا رہا ہے جو گھریلو کلیسیا کی تعمیر میں مددگار ہو رہا ہے جس طرح ایران میں ہوا تھا۔

(www.222ministires.com)

زیادہ پوچھے جانے والے سوالات:

1- ایک ہی تہذیب میں کٹائی کی کمی کیلئے مزدوروں کے دل رویا یا طریقہ کار کو الزام دینا قدرے سخت نظر آتا ہے۔ کیا یہ سچ نہیں کہ کچھ ثقافتیں یسوع کے لئے کھلا ذہن اور قبولیت میں زیادہ ہوتی ہیں؟ کیا وہاں بیج بونے اور کٹائی کے موسم نہیں ہیں؟ ہاں، وہاں کٹائی اور بیج بونے کے موسم موجود ہیں لیکن وہ دوسرا کرنتھیوں 3 میں پولوس کے کہے پر عمل کرنے میں بے حد قریب نظر آتے ہیں۔ بظاہر ایسا بھی لگتا ہے کہ ہر تہذیب میں کٹائی کی جگہ کے ٹکڑے موجود ہیں جہاں کسی نے پتھریلی زمین کے خیال کو درگزر کر کے صرف یسوع کی فرمانبرداری کی ہے۔ خداوند کی اس طرح کی تحریکیں زیادہ تر غریبوں، ٹوٹے ہوئے لوگوں اور حقوق سے محروم لوگوں میں شروع کی گئی ہیں۔

2- کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جو ایک ثقافت میں عمل پذیر ہوسکتا ہے وہ دوسرے میں نہیں ہوسکتا۔

جب ہم یہ اصول مغرب میں پیش کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ صرف مشرق میں چل سکتے ہیں یہاں نہیں۔اسی طرح جب ہم مشرق میں پیش کرتے ہیں تو کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ صرف مغرب میں چل سکتے ہیں یہاں نہیں۔ہمیں بہانے بنانا بہت اچھا لگتا ہے! البتہ یسوع کے حکموں کی بات کر رہے ہوتے ہیں۔وہ سب سے عظیم راہنما اور سب سے زیادہ دانش مند شخص ہے۔اگر اس کا کلام صرف ایک تہذیب کیلئے پابند ہے تو پھر ہمیں جان لینا چاہئے کہ ہم بڑی مشکل میں ہیں۔اُس کا کلام ثقافت کو بلندی پر لے جاتا ہے اور تمام بند دروازوں کی چابی ہے تا کہ تمام دل، خاندان، شہر اور قومیں اس کی بادشاہی کی تہذیب سے ملبس ہو جائے۔

3- کیا یہ ایک الگ قسم کا طریقہ کار نہیں ہے؟ کیا ہم پھر سے کسی چیز کی نقل کر رہیں جو کہیں اور جگہ پر کام کرتی ہے اُمید کرتے ہیں کہ وہ یہاں بھی کام کر سکے گی؟

ہمیں یسوع کے پیروکار بننا ہے۔اُس کا حکم تھا کہ ہم دوسروں کو سکھائیں کہ اُن سب باتوں کی فرمانبرداری کریں جو اُس نے سکھائی ہیں۔ہم کسی شخص کے پیروکار نہیں ہیں کسی بے حد کامیاب شخص کے بھی۔ہاں۔ہم اُن بیشمار لوگوں کے احسان مند ہیں۔لوقا 10 میں درج یسوع کے کلام کی فرمانبرداری کی اور جو ان ثقافتوں میں جنہیں پتھریلی زمین کہا جاتا تھا اپنی فرمانبرداری کا پھل دیکھ رہے ہیں۔یہ کوئی دوسرا طریقہ کار نہیں ہے۔یہ سب وہی کچھ ہے جس کا یسوع نے حکم دیا ہے۔

کلیسیائی ترقی کا لائحہ عمل زیادہ تر کاروبار اور تجارت کے طرز کی بنیاد پر ہے۔بیشمار قیادت پر مبنی اجتماعات باہمی مشورت اور دانش کی بنیاد پر ہیں۔جو کچھ پیش کیا جاتا ہے اُس کے لیے نئے عہد نامہ کو ''عبارتی ثبوت'' کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے لیکن اس کی بنیاد اکثر کاروبار کی جدید روشِ ہوتی ہے یہ روشیں آئی جاتی رہتی ہیں لیکن تمام سچ یسوع میں ہے اور ہم اُن سچائیوں کی تلاش میں رہتے ہیں جو یسوع میں ہیں۔

یہ محض کوئی دوسرا طریقہ کار نہیں ہے۔یہ اُس کا طریقہ کار ہے! البتہ یہ جاننا دلچسپی سے خالی

نہیں کہ کچھ کاروبار کی تربیت دینے والے زیادہ تر باہمی سالمیت اور گہری صلاح کاری کے لائحہ کو اپنا رہے ہیں جیسا یسوع نے کر کے دکھایا۔

4- ہم تعلیم و تربیت کے لیے ادارے کیوں تعمیر کرتے ہیں؟

ہم ایسا کیوں نہیں کرتے جیسا یسوع نے ہمیں کر کے دکھایا اور کھیت میں تربیت دیں؟ شاید اسکا تعلق اِس احساس سے ہو جس کے ذریعے ہم اپنے آپ کو طاقتور محسوس کریں، اپنے قبضہ میں رکھنا، کامیاب ہونا اور دکھائی دینا جیسے معاملات ہوں؟ شاید اِس کا تعلق دُنیا کے کرنے کے طرز کی نقل کرنے سے ہے؟ شاید اس کا تعلق روایات سے ہو؟ شاید اس کا تعلق عدم تحفظ اور ایمان کی کمی سے ہو کہ کیا پاک کلام اور پاک روح کافی ہیں؟ شاید اس کا تعلق یسوع کے کلام سے ہو جس کے مطابق یہ شرط ہے کہ اُس کے گواہ بننے اور اُس کی بادشاہی میں داخل ہونے کیلئے پاک روح کی رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے؟ شاید اس کا تعلق اِس حقیقت سے ہو جس کے مطابق خدا چند بزرگ اپنے ایمان میں کم عمر نوجوانوں کے ساتھ چلنے لگیں گے جیسا یسوع نے اپنے شاگردوں کے ساتھ کیا تھا؟ شاید کیونکہ وہاں شاگردیت اور زندگی کی تبدیلی کا فقدان ہے، لوگوں کے ساتھ چلنے کی وجہ سے جیسا یسوع کرتا تھا؟ پروگرام، معلومات کی منتقلی اور اسناد کبھی باہمی ہم آہنگی اور یگانگت کا متبادل نہیں ہو سکتے۔

5- کیا آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ جو بھی منسٹری کی تربیت گاہیں اور بائبل سکول کھولتے ہیں ان کی نیت درست نہیں ہوتی؟

نہیں، مَیں ایسا نہیں مانتا۔ ہم سب یہ پروجیکٹ نیک خواہشات اور خالص نیت سے شروع کرتے ہیں۔ ایک ایسے تربیتی مرکز کا آغاز کرنے اور پھر اُس کو بند کرنے کے بارے میں ہماری اپنی ایک کہانی بھی ہے! مسئلہ یہ ہے کہ جب ہم یسوع کے کلام او اُس کی مثالوں کی پیروی نہیں کرتے تو ہمیشہ ناکامی کے انجام کا سامنا کرتے ہیں۔ مرکزی تربیت گاہوں کے مسائل بڑی وضاحت سے درج کیا جاتے ہیں۔ یہ چاہے خالص نیت سے ہی شروع کیا گیا ہو، اس کو چلانے کیلئے اِس کی اپنی زندگی اور چلانے والوں کی نیت اِس موجد کے ارادوئی میں ضروری تبدیلی لاسکتی

ہے۔ موجد کی توبہ کا مرکز شاید مزدور ہی رہے ہوں لیکن بعد میں آنے والے ادارے کو ترقی دینے اور اُسے چلانے پر اپنی توجہ مرکوز کر دیتے ہیں۔ اپنا رتبہ اور اپنی تنخواہیں بڑھانے میں۔

کیا کچھ اچھی باتیں بھی وقوع پذیر ہوتی ہیں؟ بیشک، لیکن آخر میں تمام ادارے کٹائی کے مخالف بن جاتے ہیں۔ وہ معاشی ذرائع اور اُن لوگوں کو ضائع کر دیتے ہیں جنہیں یسوع کٹائی کے لئے کھیت میں بھیجنا چاہتا ہے۔

مختصر عرصہ کے دورانیہ پر قائم پر ہونے والی تربیت تین سالہ بائبل سکول بن سکتی ہے اِس طرح بائبل سکول چار سالہ سیمنری بن سکتا ہے اور یوں سیمنری یونیورسٹی میں تبدیل ہو سکتی ہے، اس طرح موجد کا اصل ارادہ اداراتی حرکات وسکنات کے نیچے دب کر رہ جاتا ہے۔ ہمیں یسوع کے پیروکار بننا ہے۔ اُس نے چلتے پھرتے کھیت میں تربیت دی۔ جہاں ہمارے معاشرے میں شاگرد بنانے والی کلیسیاؤں کی تحریکیں تیزی سے بڑھ رہی ہیں ان کی مشترکہ خصوصیت کام پر تربیت دینے کی ہوتی ہے۔ اسے بہت سے چھوٹے حصوں میں تقسیم کہا جاتا ہے، کم دورانیہ کی تربیت اور آرام کا وقت جہاں شاگردوں کو ایماندار بزرگوں سے حکمت اور ردِعمل حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔

باب نمبر 2

بے مقصد دُعائیں اور جغرافیائی مسئلہ

''اسلیئے فصل کے مالک کے منت کرو کہ اپنی فصل کاٹنے کیلیئے مزدور بھیجے۔'' (لوقا 10:2)

یہ بات شاید متنازع لگے کہ یسوع نے کھوئے ہوؤں کے لیے دُعا کرنے کا حکم نہیں دیا لیکن یہی سچ ہے۔ اُس نے ہمیں فصل کے لیے دُعا کرنے کو نہیں کہا۔ تنہائی کا شکار، گالی کھانے والے، اذیت زدہ، ڈرپوک، بیمار، نشے کے عادی، عصمت دری کے شکار، بھوکے، بوجھ سے دبے ہوئے اور مصیبت زدہ لوگوں کی آہیں مسلسل باپ کے دل کو چھوتی رہتی ہیں۔ کھوئے ہوئے لوگوں کا کراہنا اور اُن کی آہیں، با اکثر، طاقت ور اور کبھی نہ ختم ہونے والی دُعائیں ہوتی ہیں۔

یسوع نے کھیتوں میں فصل کو روحانی طور پر سفید دیکھا جو بالکل پک کر تیار تھی۔ اس کو مزید روحانی تیاری کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں انکی دُعائیں سننے کی ضروت ہے! انہیں ہماری دُعاؤں کی ضرورت نہیں۔ انہیں ہماری فرمانبرداری کی ضرورت ہے۔

ایک بات اور شاید متنازع ہوسکتی ہے کہ یسوع نے ہمیں کسی قسم کی بھٹکی ہوئی روحانی قوتوں کو اپنے قاؤ میں کرنے یا ان روحانی قوتوں پر اپنا اختیار جتانے کا حکم نہیں دیا۔ اُس کی نظر میں کٹائی میں رکاوٹ کی وجہ یہ نہیں تھی اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اپنی موت اور جی اٹھنے کے ذریعے اُسے اِن تاریکی کی قوتوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔

افسیوں 1:15-23، کلسیوں 2:14-15 اور عبرانیوں 2:14-15 کو پڑھنا شاید ہمیں کچھ ترتیب دے سکے۔ قوموں کو غلامی میں رکھنے والی روحانی قوتوں کا مقابلہ یسوع کی موت اور جی اٹھنے کے ذریعے کیا گیا تھا۔ اِس کے لیے ہمارا دُعا کرنا بالکل ایسا ہے جیسے ہم وہ کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو یسوع پہلے مکمل ہی کر چکا ہے۔ ہم اسے روحانی ''ٹیکنالوجی'' کے ذریعے نہیں

کر سکتے جو کہ پہلے ہی صلیب پر مکمل کیا جا چکا ہے۔

اسی وجہ سے مسیح اور مسیح مصلوب کی منادی کرتے ہیں! جو پولوس کی تاریکی کی قوتوں کے لیے دُعا نہیں کرتا بلکہ چاہتا ہے کہ کلیسیا کو مسیح کی تاریکی کی قوتوں پر جلالی فتح کا مکاشفہ ہو۔

یسوع نے واپس لوٹتے ہوئے اپنے شاگردوں کو اعلانیہ کہا تھا (لوقا 18:10)۔ ''مَیں شیطان کو بجلی کی طرح آسمان سے گرا ہوا دیکھ رہا ہوں۔'' اور اُس کی تکمیل اُس کے شاگردوں نے یسوع کی فرمانبرداری میں جہاں بھی وہ گئے بادشاہی کی منادی کر کے کی۔ یہ نتیجہ اُن کے زمین پر فرمانبرداری کی وجہ سے تھا۔ اُس کے اعلان کیا کہ ''ان کے پاس سانپوں اور بچھوؤں اور دشمن کی تمام قوتوں کے خلاف اختیار ہے۔'' اور جب انہوں نے وہ اختیار شفا اور بحالی کے لیے استعمال کرنا شروع کیا تب یسوع نے شیطان کو گرتے ہوئے دیکھا۔

اس طرح کے بیشمار پُرکشش حلقوں میں آپ بظاہر اُس وقت تک منسٹری چلا سکتے ہیں جب تک آپ مزید روحانی چیزیں تیار کر کے لوگوں کو پیش کرنے کے قابل نہیں ہوتے ہیں جن کا تعلق درحقیقت لوگوں کی خدمت سے نہیں ہوتا۔ وہ گھنٹوں گیت گاتے رہیں گے، روحانی جنگ کرتے رہیں گے، فتویٰ دیتے رہیں گے، دُعائیہ واک (Walk)، دُعائیہ سفر (روحانی تورزم (Tourisom)، فصل کے آنے کی پیشنگوئیاں کرتے رہیں گے لیکن وہ اپنے وقت اور تعلق کے ذرائع کو خداوند کی فرمانبرداری کے لیے (جیسا لوقا 10) میں درج ہے اور اِس وقت فصل کی کٹائی سے گریز کریں گے۔

جب تک آپ دُعا، مکاشفوں، تیاری اور فتوؤں میں مشغول رہتے ہیں آپ محفوظ ہیں۔ ناکامی کا کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے۔ عدالت کرنے کیلئے کوئی پھل نہیں ہے۔ آپ صرف ماحول کا فیصلہ دے سکتے ہیں جس میں ''مسَح'' سے میٹنگ کا احساس ظاہر ہوتا ہے۔ آپ نئی نئی روحانی دریافتوں کی باتیں کر سکتے ہیں (جبکہ کیا آپ کو نئے عہدنامہ میں نئی دریافتوں پر کوئی گفتگو نظر آتی ہے؟) لیکن انہیں محسوس کرنے کیلئے آپ کو ''روحانی'' ہونا پڑتا ہے! آپ فنونِ لطیفہ کے مظاہرہ کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اصل زندگی کیلئے اِس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ آپ نے شاگرد بنانے کی ذمہ

داری اور حکم کو نظر انداز کیا ہے اور جھوٹی روحانیت اور کبھی نہ ختم ہونے والی میٹنگوں کی دُنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ہم اِس طرح دُعا کیوں کرتے ہیں کہ جیسے ہمیں ضروری ہے کہ اسے مرغوب کریں، چاپلوسی کریں اور ہو سکے تو اُس کا ہاتھ مروڑ کر مجبور کریں کہ وہ قوموں میں کام کرے؟ کیا یقین نہیں رکھتے کہ وہ لوگوں سے پیار کرتا ہے اور اُن کی بہتری کے لیے وہ عملی طور پر رضا مند رہتا ہے؟ لمبی لمبی اور بہت زیادہ الفاظ پر مبنی دُعائیں کی جاتی ہیں کیونکہ خداوند کے دل کی فطرت سے ہماری کبھی سامنا نہیں ہوا ہے۔ جی ہاں، قوموں کیلئے دُعا کیجئے جب تک آپ کے پاس خداوند کا دل وہاں جانے کے لیے نہ ہو۔

ہم ایسے دُعا کیوں کرتے ہیں کہ جیسے ہمارے چلانے اور ہمارے اونچی بولنے سے خداوند ضرور سنے گا اور جواب دے گا؟ یسوع نے ہمیں اس طرح کرنے سے منع کیا ہے کیونکہ یہ طریقہ کار غیر قوموں کے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اُن کے بہت زیادہ بولنے سے اُن کی دُعائیں سنی جاتی ہیں۔ (متی 7:6)

(الف) خداوند دلوں کی آواز سنتا ہے:

ہم بڑے بڑے دُعائیہ پروگراموں بھاری مقدار میں لوگوں کے اجتماع اکٹھا کرنے کی کوشش کیوں کرتے ہیں۔ کیا ہم سچ مچ یہ تصور کرتے ہیں کہ جتنے زیادہ لوگ دُعا کریں گے اتنا ہی زیادہ خدا اُن کی سنے گا اور جواب دے گا؟ کیا ہم اپنی تعداد سے خداوند کی قوت کو جاری کر سکتے ہیں؟ یعقوب ہمیں بتاتا ہے کہ ایک راستباز کی دُعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ اور پھر وہ ایلیاہ نبی کی دُعا کی مثال دیتا ہے۔ خداوند ایمان اور راستبازی کو دیکھتا ہے تعداد کو نہیں۔

ہم ایسا کیوں سوچتے ہیں کہ ہجوم یا بڑے اجتماع کی دُعا زیادہ موثر ہے؟ یہ دُعا میں قیادت کرنے والوں کو ''سوپر اسٹار'' بنا سکتی ہے لیکن یسوع نے ایک دور کے مسیحی، ہجوم کو اُن کی اجتماعی دُعاؤں پر ملامت کی اور کہا اپنے باپ سے پوشیدگی میں دُعا کر۔ اِس صورت میں تیرا باپ جو

پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دیگا۔'' (متی 6-5:6)

مسیحی روح ماضی میں ہو چکے کاموں کیلئے خداوند کے ساتھ خوشی مناتی ہے اور مستقبل میں '' مسیحا'' کے آنے کی اُمید رکھتے ہیں لیکن اُس کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ تو کہتا ہے '' آج یہ نوشتہ تمہارے سامنے پورا ہوا'' جو کچھ خدا نے ماضی میں کیا اُس سے ہمیں تسلی ملتی ہے اور جو کچھ وہ مستقبل میں کرنے کو ہے اُس سے ہمیں نئی جدت ملتی ہے لیکن مالک کا حکم اِس وقت ایمان، فرمانبرداری اور قربانی مانگتا ہے۔

سچ یہ ہے کہ خداوند نے ہمیں مزدوروں کیلئے دُعا کرنے کا حکم دیا کیونکہ فصل پک کر بالکل تیار ہے! یہ روحانی طور پر تیار ہے۔ اُس نے تمام تیاری مکمل کر لی ہے۔ اُس نے اپنی شفاعت کی تکمیل کر لی ہے۔ ہمیں اُس کی شفاعت کے پھل توڑنے ہیں۔ ہمیں مزدوری کیلئے دُعا کرنی ہے۔

مزدوروں کے دُعا کرنے میں بالکل وہی خطرہ ہے جو شاگردوں کے ساتھ ہوا تھا۔ انہیں اُن کی اپنی دُعاؤں کے جواب میں فوراً روانہ کر دیا گیا تھا جب ہم فرمانبرداری کیلئے اپنے آپ کو فروتن بناتے ہیں تب ہم اپنے آپ کو اُس کے مقاصد کی بہاؤ پر چھوڑ دیتے ہیں۔

ہم کوئی ہدایت کار، ماہرین، محقق یا بادشاہ نہیں ہیں۔ نئے عہد نامہ میں ایسی کوئی خدمت یا انعام نہیں ہے جس کا نام '' الہامی شفاعت کرنے والا'' ہو۔ وہاں '' شفاعت کے کوئی سپہ سالار'' نہیں ہیں۔ ہم سب کاہن ہیں اور ہم سب دُعا کرتے ہیں کیونکہ یہی ہمارا کام ہے۔ ہم مزدور یا کارندے ہیں۔

ہمیں اُن کیلئے دُعا کرنی ہے جو فروتن ہونگے اور جانفشانی سے گندگی میں اور بعض اوقات، خطرناک حالات میں کٹائی کا کام کریں گے۔ خدا کے پاس صرف ایک ہی طریقہ کار ہے اور وہ یہ کہ اپنے کلام کو مجسم کر کے اور وہ لوگوں میں قیام کرئے تا کہ وہ خدا کے اس جلال کو دیکھیں جو پُر فضل اور سچ ہے۔ یوحنا 14:1 اُس کا اول منصوبہ ہے اس کے پاس کوئی اور دوئم منصوبہ نہیں ہے۔

ہم مزدوروں کیلئے دُعا نہیں کر سکتے جب تک ہم اُن کے درمیان خود نہ جائیں۔

مزدوروں کیلئے دُعا کریں۔

(ب) فصل کا مالک

لوقا کی اِس عبارت میں یسوع نے اپنی شناخت بحیثیت ''فصل کا مالک'' کے کرائی ہے۔ اُس نے اپنی شناخت کروانے کیلئے ہر ضروری کام کو سرانجام دیا۔ کچھ لوگوں کا ایمان ہے کہ کلیسیا اس وقت تک زوال پذیر رہے گی جب تک یسوع اس شیطانی رات سے ہمیں چھڑانے نہیں آ جاتا۔ بظاہر وہ درحقیقت اس بڑھتی ہوئی بدی پر یقین کرتے ہیں بجائے دُنیا میں خدا کی بادشاہی کو پھیلتے ہوئے جیسا کہ دانی ایل 2 باب میں دانی ایل نے دیکھا تھا اور جسے یسوع نے متی 13 باب میں بیان کیا ہے۔ اُن کا ایمان ہے کہ یسوع لوٹ کر وہ کام طاقت اور زور سے کرے گا جسے وہ ''قربانی کی محبت'' سے کرنے میں ناکام ہو گیا تھا۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ صلیب پر تمام کام مکمل نہیں ہوا تھا اور یہ کہ اُس کی قربانی کھوئی ہوئی کائنات کو رہائی بخشنے کیلئے کافی نہیں تھی۔ وہ بظاہر یہ مانتے ہیں کہ یسوع کو ''زوال کا مالک'' کہلایا جانا چاہئے تھا۔

یسوع نے اپنی صلیب سے بدی پر فتح پائی۔ محبت دراصل کبھی ناکام نہیں ہوتی! اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ خدا کی بادشاہی ایک ترقی یافتہ بادشاہی ہے۔ 40ء عیسوی تک اس تحریک میں جسکی بنیاد خود یسوع نے رکھی دس ہزار (10,000) پیروکار تھے۔ 300ء عیسوی تک یہ تعداد بڑھ کر ساٹھ لاکھ (60,00000) ہو گئی جو کہ رومی سلطنت کے دس فیصد کے برابر تھی۔ یہ متحرک ترقی تیسری صدی میں رک گئی تھی اور کلیسیا ادارتی طرز میں تبدیل ہو گئی تھی لیکن اِس کے ایک بار پھر سینٹ پیٹرک کی پہلی مشنری تحریک کے ساتھ ہی یہ ترقی پھر سے شروع ہو گئی۔ اور پھر کچھ عرصہ زوال پذیر رہنے کے بعد مارٹن لوتھر کے دَور میں پھر سے ترقی کرنے لگی جب بحالی، تبدیلی اور مشنری تحریکوں کا گزشتہ پانچ سو برس کیلئے آغاز ہوا تھا۔

پہلی تین صدیوں میں کلیسیا ایک سادہ اجتماع کی تحریک تھی جس میں میٹنگ بنیادی طور پر گھروں میں کھانے کی میز کے گرد ہوا کرتی تھی۔ یہ اہم اجتماعات درحقیقت کبھی اوجھل نہیں ہوئیں لیکن صدیوں تک روایتی کلیسیاؤں نے ان پر ظلم اور تشدد کیا اور اپنے گھروں پر بائبل پڑھنے والوں

یا اپنے بچوں کے ساتھ دُعا کرنے والوں کو قتل کر دیا جاتا تھا۔ جو کبھی گاہ بگاہ ہوتا اور چھپا ہوا تھا بیسویں صدی میں دھماکہ کے ساتھ سامنے آ گیا جب ''گھریلو کلیسیا'' ایکبار پھر پردہ پراُبھر کر سامنے آ گئیں خصوصاً چین میں۔

ایذا رسانی کے ابتدائی سالوں میں بیشمار چینی لوگ ہمت ہار کر اپنے ایمان سے دستبردار ہو گئے۔ کچھ تاریخ دانوں کا کہنا ہے اُس وقت کے ساڑھے سات لاکھ کلیسیائی ممبران میں سے ستر فیصد نے خداوند کا انکار کر دیا۔ جیسے ہی چین نے اپنے دروازے بند کر دیئے۔ باقی دُنیا کو یقین ہو چلا تھا کہ اب کوئی مسیحی نہیں بچ پائے گا۔ 1970ء کے اختتامی ایام میں چین کے دروازے ایک بار پھر کھلنا شروع ہو گئے اور اب زیادہ تر محقق یہ مانتے ہیں کہ آج چین میں تقریباً ایک کروڑ مسیحی موجود ہیں۔

اگر ہم افریقہ کی طرف دیکھیں۔ 1990ء میں افریقہ کی آبادی دس کروڑ اسّی لاکھ پر مشتمل تھی جس میں سے ستاسی لاکھ یعنی 9 فیصد مسیحی تھے۔ ان مسیحیوں میں سے اکثر کاپٹک (Coptic) یا ایتھوپیئن آرتھوڈاکس (Ethopian Orthodox) تھے۔ ان سے تعداد میں بڑھ کر مسلمان تین کروڑ چونتیس لاکھ کی تعداد میں تھے جس کا تناسب چار کے مقابلہ میں ایک ہوتی ہے۔ 1962ء میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً چودہ کروڑ پچاس لاکھ اور مسیحی چھ کروڑ تھے جو تناسب کے اعتبار سے پانچ کے مقابلہ میں دو بنتی ہے۔ 2000ء افریقہ میں تین کروڑ ساٹھ لاکھ مسیحی تھے۔ چالیس اعشاریہ چھ فیصد افریقن مسلمان اور پینتالیس فیصد مسیحی تھے۔ 1900ء سے لیکر 2000ء تک مسلمانوں کا تناسب مسیحیوں کے مقابلہ میں چار کے مقابلہ میں ایک سے گھٹ کر ایک پر ایک رہ گیا۔

ہندوستان سے اسٹارفش الائنس، گھریلو کلیسیاؤں کا ایک سلسلہ درج کرتا ہے کہ صرف پنتیکست کے دن 2009ء میں انہوں نے تین لاکھ لوگوں کو بپتسمہ دیا۔ اُسی دن 2010ء کو دس لاکھ افراد کو بپتسمہ دیا گیا۔ اس راہنما وکٹر اور بندو چوہدری بتاتے ہیں کہ مسلمانوں اور ہندو حلقوں میں معنی خیز راستے کھول دیئے گئے ہیں۔ اور اسٹارفش الائنس ہی بہت سے سلسلوں میں سے واحد

سلسلہ ہے جو ہندوستان میں بہت زیادہ تیزی سے پھیل رہا ہے۔ جس میں رٹر کا یقین ہے کہ ''مسیحیت کا بڑھتا ہوا احساس مذہبی تعلیم کی حدود عبور کر کے سات کروڑ سات لاکھ نئی پیدائش پانے والوں کو شامل کیا ہے اور اس کی تعداد آٹھ فیصد سالانہ کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔ یہ ''بنیادی رسول''، پُرکشش، پنتی کاسٹل اور مبشرانہ خدمت کا مرکب ہیں جن کی اہم خاصیت یہ ہے کہ یہ بڑھتے رہتے، منسلک رہتے اور آسانی سے گنتی ہونے والے سلسلے ہیں۔

یسوع فصل کا مالک ہے۔ یہ اُس کا ایک لقب ہے۔ یہ اُس کی فطرت کا اظہار ہے۔ ہم اس کی بڑھتی ہوئی آبادی بادشاہی کا حصہ ہیں!

(ج) ایک بے حد منفرد دُعا اور جغرافیائی مسئلہ:

یہ درخواست ''مزدوروں کو اُس کی فصل کی کٹائی کیلئے بھیجنا'' میں ایک بے بسی سنائی دیتی ہے (کم سے کم انگریزی میں تو ایسا ہی ہے)۔ ہم خط ارسال کرتے ہیں۔ ہم ای میل بھیجتے ہیں۔ ہم اپنی مبارکبادیاں یا افسوس کا اظہار بھیجتے ہیں البتہ لوقا 10 میں اس فصل کی تصویر کشی کچھ اس طرح کرنی چاہئے کہ ایک کسان اپنے کھیت میں اپنے ہاتھوں سے بیج پھینک رہا ہے۔ کیا یسوع جو ہمارا مالک ایسا ہو سکتا ہے کہ ہمیں اپنے ہاتھوں میں لیتا ہے اور ہمارے آرام کی دُنیا سے ہماری پہچان اور حفاظت کو بالا طاق رکھ کر ہمیں اپنی فصل کے کھیتوں میں پھینک دے گا؟ کیا ہم اس زمین میں گرنے کو تیار ہیں، کیا ہم غائب ہو کر مرنے کو تیار ہیں تاکہ ہم بہت سا پھل لا سکیں؟ ہماری ترغیب کیا ہے؟ کیا ہم خدا کو استعمال کرنا چاہتے ہیں کہ تاکہ ہم خدا سے وہ حاصل کریں جو ہم پا نہیں سکتے یا ہم سچ مچ اُس کو جلال دینے کی خواہش رکھتے ہیں؟

یوحنا 12:23 کا بغور مطالعہ کیجئے! اگر ہم یسوع کی پیروی اور اُس کی خدمت کریں تو ہم بھی وہاں ہونگے جہاں وہ ہے جہاں اُسے باپ سے عزت ملتی ہے۔ یسوع اُس وقت کہاں تھا؟ وہ کسی جگہ، مقام اور وقت کی بات نہیں کرتا ہے لیکن وہ ایک رشتہ میں تھا اور اُس رشتہ کی جگہ باپ کے دل میں ہے۔ ہم باپ کے دل کا اظہار اِسی صورت میں کر سکتے ہیں کہ جب ہم اُسکے دل میں رہیں۔

یسوع وہاں ہی رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہم بھی وہاں ہی رہیں۔

خدا کے بہت کم کام عزت دار اور معاشرے کے آرام طلب مرکز میں سے آئے ہیں۔ ان میں سے بیشتر غریبوں، مایوس کن اور ٹوٹے ہوئے لوگوں کے درمیان سے شروع ہئے تھے۔ اور سب سے کم خدا کے کام اس معاشرے کی حدود سے اجتماعات میں دعوت کے ذریعے اکٹھا کرنے سے شروع ہوئی ہیں۔ ہمیں ان حدود تک پہنچنا ہے۔

کسی نے کہا ہے کہ کلیسیا کو جغرافیائی مسئلہ درپیش ہوتا ہے۔ یسوع نے ہمیں حکم دیا کہ جاؤ اور ہم دُنیا کو اپنے بلانے کی جستجو میں رہتے ہیں۔ ہم ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اگر کوئی میرے جگہ پر آتا ہے تو وہ ایسی جگہ آتا ہے جہاں میرا قبضہ ہے جہاں میں نہ لکھے ہوئے اصول جانتا ہوں اور یہ بھی کہ میَں کہاں پر پُرسکون محسوس کرونگا۔ جتنے زیادہ لوگ جو میری جگہ پر آئیں گے اتنے ہی زیادہ ذرائع پر میرا قبضہ ہوگا اور اتنا ہی زیادہ میں طاقتور بن جاؤنگا۔ میری جگہ پر لوگوں کی کثرت سے ہی میَں کامیاب ظاہر ہوتا ہوں۔ مجمع اکٹھا کرنے کے عمل نے بہت سے راہنماؤں کو بادشاہ بنادیا ہے تمام تر سلطانی لوازمات کے ساتھ بادشاہ۔

کلیسیا کی ترقی میں اسے ''پُرکشش نمونہ'' کہا گیا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ راغب ہونے والے ان لوگوں میں زیادہ تر پہلے سے ایماندار ہوتے ہیں جو بہتر بیوپار کی تلاش کررہے ہوتے ہیں۔ کیا ہمارا کام ایسے ایمانداروں کے گروہ کی تلاش کرنا ہے جو ہماری ضروریات پوری کرسکیں جیسا کہ ہم سوچتے ہیں۔ کیا ہمارا کام ایسے گروہ ان کے لئے تیار کرنا ہے جن کے پاس کچھ نہیں ہے۔ یہ بات واضح ہونی چاہئے کہ ہمیں روحانی تجربات کا خریدار یا استعمال کرنے والا نہیں بننا ہے۔ ہمیں فصل کے کھیت میں مزدور بننا ہے۔

مسیح بے حد سادہ ہے۔ وہ جو ابھی یسوع کے پیروکار بنے نہیں ہیں وہ عام طور پر ہمارے اجتماع میں نہیں آتے یہ اجتماع چاہے جتنا بھی مسیح سے پُر ہو۔ یہ اس طرح سے ہے کہ ایک کسان اپنے دروازہ پر کھڑا اپنی فصل کو پکارتا ہے'' اے فصل اندر آجاؤ! ہمارے پاس تمہیں رکھنے کیلئے بہت اچھے گودام ہیں جس میں تمہارے آرام اور طعام کی سب سہولتیں موجود ہیں۔ ہماری پرستش

حیران کن ہوتی ہے۔ ہماری منادی مسیح سے پُر ہوتی ہے۔ ہماری دیکھ بھال ایک نمبر ہے۔''

آپ کہہ اٹھیں گے یہ کسان پاگل ہوگیا ہے۔ اگر اُس کی فصل کو اندر آنا ہے تو اُسے جانا پڑے گا اور اندر رکھنا ہوگا۔ ہمیں اِس طرح کے مزدوروں کے لئے دُعا کرنی ہے اور یہی کرنے کو فصل کا مالک ہمیں حکم دیتا ہے۔

زیادہ تر پوچھے جانے والے سوالات:

1-اس کا مطلب ہے آپ اِس بات کو نہیں مانتے جسے کچھ لوگ ''حکمتِ عملی کی سطح پر روحانی جنگ'' کہتے ہیں؟ آپ اُن روحانی قوتوں کو باندھنے پر یقین نہیں رکھتے جو بشارت کی تیاری کے طور پر قوموں کو اپنی غلامی میں رکھتی ہیں؟

نہیں، مَیں نہیں مانتا۔ یسوع نے جانے کو اِس سے مشروط نہیں کیا تو پھر ہم کیوں جائیں۔ درحقیقت لوقا 10 کے درمیان میں یسوع کو یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں ''مَیں شیطان کو بجلی کی طرح آسمان سے گرتا ہوا دیکھتا ہوں'' اس کے سیاق وسباق میں ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ بادشاہی کے ان کاموں کا نتیجہ ہے جو زمین پر شاگردوں کے مکمل کیئے جس کا ذکر پہلے کی آیات میں ملتا ہے۔ حکم یہ ہے کہ دُعا کرو اور مزدوروں میں جاؤ۔ کیا مالک ہمیں تب بھی بھیجتا اگر تیاری کا کام مکمل نہ کیا گیا ہوتا؟

اُن میں سے بعض جنہوں نے اقتدار والوں اور قوتوں کو جاننے اور انہیں نکال کر نیچے بھیجنے کی تعلیم دی وہ ماضی کے شیطانیت کو ماننے والے ہیں جو تاریکی کی بادشاہی کے اندر کا حال جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں؟ کیونکر ہم پاک کلام کی واضح تعلیم کے مقابلہ میں انکی گواہی کو کیوں مانیں؟

یہ ''الہامی شفاعت'' کی خدمت کا حصہ اور سامان بن چکے ہیں (یہ اصطلاح بائبل کے بالکل برخلاف ہے) اور جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ قوموں پر بدی کے حاکموں کو جانتے ہیں اور پھر یہ کہ وہ انہیں باندھ کر نیچے پھینکنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ اگر یہ اتنا ہی اہم ہے تو یسوع اور پولوس نے اس کے بارے میں کیوں نہیں سکھایا؟ اس کا کوئی اندراج کیوں نہیں ہے جو پولوس سے پیشتر نئے

علاقہ میں جانے سے وقوع پذیر ہوئے تھے؟

کسی کانفرنس کے سٹیج پر تو یہ بہترین نمائش کا کام کرسکتا ہے لیکن یہ نئے عہد نامہ کی نہیں ہے اور نہ ہی ہمارے کاموں میں اس کی کوئی جگہ ہے۔ ہمیں بیماروں کی شفا دینی ہے اور بدروحوں کو لوگوں میں سے نکالنا ہے۔ آیئے یسوع کے کام کریں اور اُس فریب کی پیروی نہ کریں جن کی توجہ کا مرکز آسمان میں موجود شیطانی قوتیں ہیں۔

2- کسی مخصوص علاقہ یا گاؤں میں سلامتی کے گھروں کی تلاش سے قبل دُعا کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ ہاں، دُعا جو کسی گاؤں یا علاقہ کی برکت بخشنے کیلئے ہو، جو لوگوں کی سلامتی کی راہنمائی کیلئے ہو اور جو کسی خاص عمل، فرمانبرداری اور خدمت سے منسلک ہو۔ یہ وہاں غلط ہوتی ہے جہاں دُعا اور فرمانبرداری کے درمیان کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے یا جب ''روحانی'' اعمال لوگوں کی خدمت کے جذبہ کا متبادل بن جاتا ہے۔ نقطہ یہ ہے کہ ہم سب شاہی کاہن ہونے کے ناطے سے شفاعت کرنے والے ہیں اور ہم سب مزدور ہیں جیسا کہ نائکے (Nike) کے اشتہار میں ہے ''بس کرتے جاؤ''

3- کیا ہم سب کو جانا ہے؟ کیا ہم سب کو مبشر اور کلیسیا بونے والا بننا ہے؟ کیا یسوع رسولوں سے یہ نہیں کہہ رہا تھا؟

ہاں، یسوع رسولوں سے ہی باتیں کر رہا تھا بلکہ بڑی وضاحت سے ہم میں سے سب کو یہ فاضل ذمہ داری نہیں دی گئی ہے البتہ چاہے سمندر پار ہو، وادی کے اُس پار یا گلی کے کونے پر ہو، ہم میں سے ایک کی ذمہ دار اور فرض ہے کہ اسے اطراف کی دُنیا کے کونے کونے تک جا کر خدمت کریں اور خاندانوں اور دوستوں کی مخصوص ذمہ داری پوری کریں۔

جیسے کسی جوڑے کیلئے خاندانی زندگی میں بچوں کی خواہش رکھنا ایک عام بات ہے، ویسے ہی خدا باپ کے ساتھ اپنے رشتہ میں یہ ایک عام بات ہے کہ ہم اُس کے دل کو اس کے بیٹے بیٹیوں کو پیش کریں۔ اُس کے بیٹے کیلئے بڑی خوبصورت دلہن کو پیش کریں اور اُس کے دل کو ایک عظیم اور بڑی تخلیقی، زندہ ہیکل کو پیش کریں تا کہ روح پاک اُس میں لطف اندوز ہو سکے۔

باب نمبر 3

آگے درپیش خطرہ

''دیکھو میَں تم کو گویا برّوں کو بھیڑیوں کے بیچ میں بھیجتا ہوں۔''(لوقا10:3)

فصل کی کٹائی ایک خطرناک کام فرض کیا جاتا ہے!

جب ہم مرکزی ایشیاء گئے تو میَں نے پوچھا کہ اس خطے میں انجیل سب سے پہلے کس طرح آئی تو جواب ملا کہ یہاں آنے والا پہلا مشنری ''رسول اسٹالن'' کے توسط سے آیا تھا۔میَں نے اسٹالن کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا کہ اُسے بہت سے ناموں سے پکارا جاتا ہےلیکن کبھی ''رسول''نہیں سنا تھا اسلیئے بلا شبہ میَں نے پوچھا کہ اس بیان سے کیا مراد ہے؟

یہ کہانی کچھ یوں ہے کہ اسٹالن ،خدا سے متعلقہ تمام باتوں میں اپنی نفرت کی بدولت ماسکو سے کچھ ایماندار گرفتار کیئے اورانہیں مویشی منتقل کرنے والی گاڑیوں میں لادکر کرغستان روانہ کر دیا۔آج کے دَور میں یہ تین دن اور تین راتوں کا سفر بنتا ہےاوراس دوران وہ صرف اپنی ضرورت کا وہ سامان اپنے ساتھ لے سکے جو وہ اٹھا سکتے تھےجس میں راستے کیلیئے کھانے پینے کا کوئی سامان نہیں تھا۔ان میں سے ایک تہائی سفر میں مرگئے اور ایک تہائی وہاں پہنچنے پر مرگئے کیونکہ وہاں کھانے پینے کی ضروریات مہیا نہیں تھیں۔باقی بچ جانے والے ایک تہائی ہی وہ لوگ تھے جو اس خطے میں مسیح یسوع کے پہلے گواہ بنے۔

چین میں مسیح کے بدن یعنی کلیسیا کے کچھ لوگ ماؤزے تنگ کو بھی ''رسول'' کہہ کر پکارتے ہیں۔ایک بار آپ پوچھیں گے وہ کیسے؟ جب ماؤ اختیار میں آیا تو چین کی کلیسیا ملک کے شمال مشرقی علاقہ میں اکٹھا کر رہ گئی تھی اور جو مغربی معاشی امداد پر انحصار کرتی تھی،مغربی قیادت کے تابع اور کمزور تھی ۔ ماؤ نے غیر ملکیوں کو ملک سے نکالا،مسیحی سکولوں،سیمنریوں،گرجا گھروں کی

عمارتوں کو تباہ کیا اور ایمانداروں کو گرفتار کر کے ملک بھر کی فیکٹریوں، کانوں اور کھیتوں میں غلام بنا کر مزدوری کرنے کو بھیج دیا۔ انہوں نے اپنے کمبل اور کھانے کے سامان میں سے بیمار اور مرتے ہوئے لوگوں میں بانٹ دیا۔ انہوں نے بدترین گندے کاموں یعنی بیت الخلا صاف کرنے کے کام کو منتخب کیا تا کہ جیل کے ہر سیل اور کونے میں جا کر تسلی دے سکیں۔ ان ایمانداروں کی زندگی، خدمت، دکھوں اور موت پر مشتمل گواہیوں نے بیشمار لوگوں کو یسوع کے پاس لانا شروع کر دیا۔

یسوع کی گواہی جو ایک اجنبی معاشرہ میں محدود ہو کر رہ گئی تھی اور ملک کے ایک حصہ میں پابند کر دی گئی تھی اب کمیونسٹ چینی ریاست کی قیمت پر پورے ملک میں نصب کی جا رہی تھی۔ ''کلام مجسم ہوا اور اُن کے درمیان رہا!'' کیا ان ایمانداروں نے دُکھ اٹھایا؟ ہاں، اور بہت سے مارے بھی گئے۔ کیا اسٹالن اور ماؤ کچھ کہنے کے قابل رہے؟ نہیں، کلیسیا کو اکھاڑنے کی کوشش میں وہ اس کے بیج کو مزید گہرائی میں بونے کا سبب بنے، اپنی قوم کی زرخیز مٹی میں۔ ان دُکھوں میں ہی یسوع کی فطرت کا اظہار ہوتا ہے۔

''جب میرے سبب سے لوگ تمکو لعن طعن کریں گے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی بُری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تم مبارک ہو گے خوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے۔ اسلئے کہ لوگوں نے اُن نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے اِسی طرح ستایا تھا۔'' (متی 5:11-12)

یسوع کے احکامات جو اُس نے پہاڑ پر پیغام دیتے ہوئے دکھوں اور مظالم کے حقائق کا مقابلہ کرتا ہے۔ دشمنوں سے محبت رکھنا، لعنت کرنے والو کو برکت دینا، اُن کے ساتھ بھلا کرنا جو تم کو گالی دیت ہیں جیسے احکام (متی 5:44) میں درج ہیں۔ یہ ان احکامات کا پورا ہونا ہی تھی کہ چینی قید خانہ میں اتنے بہت سے دل یسوع کی طرف مائل ہو گئے، جو جبری کام کرنے کے نظام میں تھے، یہ احکامات ترقی، سلامتی اور آرام کی ہماری خواہش کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ہمارے پاس کلیسیاؤں کے بڑے گروہ ہیں جو سکھاتے ہیں کہ دولت کی فراوانی یا ترقی خدا کی برکت کا نشان ہے جبکہ مشکل، غریبی اور دُکھ ہمارے ذاتی گناہ یا ایمان کی کمی کی وجہ سے ہیں۔ یہ بادشاہی کی انجیل

سے برگشتگی ہے۔اس سلامتی، ترقی اور لطف کے جھوٹے ماحول میں لوگ اکثر اس کا شکار ہو جاتے ہیں اور کشش و پنج میں رہتے ہیں کہ اگر خدا ہم سے پیار کرتا ہے تو ہم پر یہ بُرے دن کیوں آتے ہیں۔خدا آپ کا نوکر نہیں ہے۔ہم خدا کے پاس اسلئے نہیں آتے کہ ہم وہ کچھ پا سکیں جو ہم پانا چاہتے ہیں۔ایمان کے قدیم فارمولے خداوند کو آپ کی جیب میں نہیں ڈالتے۔خدا کوئی بیوپار کی مشین نہیں ہے کہ ہم ایک ڈالر ایمان کا، ایک ڈالر اقرار کا اور ایک ڈالر چندے کا ڈال کر وہ سب کچھ حاصل کر لیں جو ہم چاہتے ہیں۔ہم اپنے پرانے آدمی کے ساتھ مرتے ہیں اور نئی زندگی خداوند کے جلال کیلئے اُس کو دے دیتے ہیں۔یہ سچ دُنیا کے بیشتر حصو میں آج بھی مانا جاتا ہے کہ یسوع کے پاس آنے سے آپ کی زندگی آسان نہیں رہ سکتی۔یہ آپ کی زندگی کو اور زیادہ مشکل اور خطروں سے بھرا ہوا بنا دیتا ہے۔2008ء کے درمیانی عرصہ سے 2009ء کے درمیانی عرصہ تک ایک لاکھ چھہتر ہزار (1,76000) لوگ یسوع پر ایمان رکھنے کی وجہ سے شہید کئے گئے تھے (www.opendoorusa.org) کے مطابق۔یہ تقریباً فی دن پانچ سو (500) افراد بنتے ہیں جنہوں نے اپنی حتمی قربانی پیش کی۔یہ دُکھوں اور تکلیفوں کے حقائق اُس قدر آسان انجیل کے برخلاف ہے جو لوگوں کو یسوع کے پاس آنے کا لالچ دیتی ہے کہ جو کچھ وہ چاہئیں گے اُن کے لیے ہوگا اور جو کچھ وہ مانگیں وہ اُس سے آپ کو مل جائے گا۔اِس کے برعکس پولس تیمتھیس سے کہتا ہے" بلکہ جتنے مسیح یسوع میں دینداری کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہیں وہ سب ستائے جائیں گے۔"(2- تیمتھیس 13:3)۔کچھ لوگوں نے تو اس کو سرے سے الٹا کر دیا ہے اور سکھایا ہے کہ اگر ہم یسوع پر تھوڑا سا بھی ایمان رکھیں، ہماری زندگیاں صحت مند، دولتمند اور آرام و سکون سے لبریز ہو جائیں گی۔ترقی اور آرام کی یہ انجیل نیا عہد نامہ کی انجیل نہیں ہے۔ہم نے خدا کی بادشاہی کی تلاش میں مغربی مادیت اور لطف اندوز ہونے کا بپتسمہ لیا ہے۔اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا چاہے ٹیلیویژن پر منادی کرنے والا کتنے ہی کلام کے حوالہ جات استعمال کرتا ہے۔یہ ثابت کرنے کیلئے مادیئت اور دولت سے پیار پر یسوع نے برکت دی ہے۔ہاں، ان کی زیادہ تر گفتگو برکت اور لعنت پر مبنی ہوتی ہے کہ ہم جو کچھ کرتے ہیں اُس کی کس طرح برکت یا لعنت پاتے ہیں۔خصوصاً

اس بارے میں جو کچھ ہم اس کو دیتے ہیں۔ پرانے عہد نامہ میں برکت اور لعنت کے عہد کی بنیاد موسوی شریعت کی فرمانبرداری پر تھی جسے آج کے دَور کیلئے قابل اطلاق ظاہر کیا جاتا ہے۔ البتہ ہم پرانے عہد میں نہیں ہیں۔ پرانے عہد کے وعدہ کی سرزمین نئے عہد کے وعدہ کی روح بن چکی ہے۔ اُس سرزمین کی ترقی کی برکتیں، ہر حالت میں یسوع میں رہنے کی برکتیں بن گئی ہیں۔ ہم یسوع میں برکت پاتے ہیں، اُن چیزوں کی وجہ سے جو یسوع نے کی ہیں اور وہ زندگی کے اندر کی برکتیں اور اطمینان اتنا مضبوط ہیں کہ ہم اپنے دُکھوں میں بھی خوشی منا سکیں۔ عبرانی کلیسیا نے دُکھ اٹھایا اور اپنے مال واسباب کے لٹ جانے پر بھی ''اِسے خوش ہو کر قبول کیا۔'' انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ کیونکہ وہ جانتے تھے اُن کے پاس ''اس سے بہتر اور زیادہ دیرپا ملکیت ہے۔ آسمان میں'' (عبرانیوں 34:10)۔ اگر ہم نے سچ مچ ابدیت کو دیکھا ہے وہ رویا وقت اور اُس کے تمام لوازمات کو ایک ترتیب دے دیتی ہے۔ ہمارا ردعمل کسی شکار یا مظلوم کی مانند نہیں ہونا چاہئے بلکہ پُر اعتماد ہونا چاہئے کہ خداوند کی مرضی پوری کرنے کے بعد ہمیں اُس کا وعدہ حاصل ہو جائے گا۔ پولس نے تھسلنیکیوں سے کہا۔ ''کہ ان مصیبتوں کے سبب سے کوئی نہ گھبرائے کیونکہ تم آپ جانتے ہو کہ ہم ان ہی کیلئے مقرر ہوئے ہیں۔'' (1- تھسلنیکیوں 3:3)۔ ضروری نہیں کہ ہم ترقی کیلئے نامزد کیے گئے ہوں۔ ہم یسوع کی مانند بننے کیلئے نامزد ہوئے ہیں جس کا مطلب دکھوں کیلئے نامزد ہونا ہو سکتا ہے۔ دکھوں اور عذاب کے ذریعے بہت سے مقدسین یسوع کی صلیب کے بھیدوں کو کام کرنے کا موقع دے رہے ہیں وہ گالی کو فضل اور معافی میں بدل دیتے ہیں اور لعنت کو برکت میں۔ برکت ہر طرح کی لعنت سے زیادہ طاقتور ہے۔ اور معافی ہر طرح کی گالی سے زیادہ زور آور ہے۔ آپ شاید یہ انتخاب نہ کر سکیں کہ آپ کے ساتھ کیا ہو سکتا ہے لیکن آپ یہ انتخاب ضرور کر سکتے ہیں کہ آپ کا رویہ اور آپ کا جواب کیسا ہو سکتا ہے۔ خاموش اعتماد، اطمینان، خوشی اور معافی مخالفت کے مدِ مقابل بہت بڑی گواہی ہے کہ مسیح آپ میں رہتا ہے۔

(ج) ہم برکت کیلئے باعثِ برکت ہیں:

یسوع نے ایک اور شبیہ استعمال کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں سانپوں کی مانند ہوشیار لیکن کبوتروں کی مانند بے ازار بنو(متی 16:10)۔جی ہاں، باعثِ برکت ہونے کیلئے بابرکت ہیں! آپ لوگوں کو برکت نہیں دے سکتے جب تک آپ خود برکت یافتہ نہ ہوں۔ہمیں ایسے لوگوں کی طرح دینا ہے جنہیں آزادی سے ملا ہے! یہ بنیادی طور پر فضل، معافی، شفا، بحالی کی برکتیں ہیں اور سب سے محبت رکھنا، اُن سے بھی جو آپ کے مخالف ہوں، لیکن اِس کے ساتھ ہی ہم زندگی کے ان حلقوں میں بھی جیسے صحت، رشتے اور معیشت میں برکت یافتہ ہوتے ہیں۔ہمیں اپنے ذرائع کو استعمال کرنے میں دانشمندی سے کام لینا ہوتا ہے، کاروبار اور معاشی معاملات میں ہوشیار اور حکم ہے کہ ذاتی قرضوں میں نہ الجھنا۔

جیسا کہ آپ میتھوڈسٹ مشن کا بانی جان ویزلی (John Wesley) کہا کرتا تھا:''جو کچھ بنا سکتے ہو بناؤ، جو کچھ بچا سکتے ہو بچاؤ اور جو کچھ دے سکتے ہو دو۔''برکات ہمیشہ اپنے ساتھ بڑی بڑی ذمہ داریاں بھی لے کر آتی ہے۔اُن کیلئے جو دُکھ میں ہیں اور اُن کے لیے جو جاتے ہیں! آپ برکتوں کو کیسے استعمال کرتے ہیں یہ ایک الگ سے پورا مضمون ہے لیکن نیا عہد نامہ بنیادی طور پر چندہ لینے اور دینے کیلئے دو اہم حلقوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ایک غریبوں کیلئے تھا اور دوسرا رسولی ٹیموں کو خدمت کیلئے نئے علاقوں میں بھیجنے کیلئے تھا۔لیکن اگر ہم ان برکتوں کو اپنا ہدف یا مقصد بناتے ہیں تو پھر ہم مسرت، تحفظ، آرام اور اپنے مقصد کے حصول میں آنے والی رکاوٹ سے فقط ایک قدم دُور ہوتے ہیں ایک وجہ یسوع نے خطروں کی کھل کر وضاحت کی کیونکہ یہ اُس کے شاگردوں کے عذاب کا ثبوت ہیں جس کا جواب اُن کی تخلیقی محبت اور معافی کی گہرائی جو اُن کے (DNA) میں پایا جاتا ہے۔یہ ابتدائی باتیں ہیں! اِس کے باوجود مغرب کے تقابلی تحفظات ہیں۔جب لوگ یسوع کے پاس آتے ہیں ہم انہیں کہتے ہیں کہ اپنے تمام رشتے کاٹ ڈالو اِس ڈر سے کہ اُن کے پرانے دوست انہیں واپس نہ گھسیٹ لیں۔یہاں ایک عام آزمائش کے مدِمقابل

بھی کوئی دلیری نہیں ہے۔

ہم بھول جاتے ہیں'' کیونکہ جو تم میں ہے وہ اُس سے بڑا ہے جو دُنیا میں ہے ۔'' (1-یوحنا4:4)۔ہم ان نئے تبدیل ہونے والوں میں دُنیا کے ڈر کی وجہ سے افراتفری پھیلا دیتے ہیں اور پھر نو مرید بن کر دِکھنے میں ہم جیسے لگتے ہیں، ہماری طرح بولتے ہیں اور ہماری طرح چلتے پھرتے ہیں۔ وہ مسیحی ذیلی ثقافت کا حصہ بن گئے اور پھر جب انہیں کہا گیا کہ جائیں اور اپنے پرانے دوستوں کو یسوع کے پاس لائے ،تب انہیں احساس ہوتا ہے کہ اُن کے کوئی پرانے دوست ہیں ہی نہیں۔ وہ تمام رشتے ٹوٹ چکے ہیں۔ہم اپنے اطراف دُنیا کے ڈر سے سب کچھ کر گزرتے ہیں اور پھر حیران ہوتے ہیں کہ ہم اِس دُنیا پر کیوں اس قدر کم اثر انداز ہوئے ہیں۔ہم تحفظ، حفاظت اور آرام کو اپنا مقصد بناتے ہیں اور پھر سوچتے رہتے ہیں کہ ہم خوف میں کیوں مبتلا رہتے ہیں۔ جب ہم برکت پاتے ہیں خاص طور پر معاشی برکت، ہم ایمان، رشتوں اور محبت کا خزانہ کھو بیٹھتے ہیں۔ ہمارے پاس تیار کی ہوئی بہترین الہامی تعلیم ہوتی ہے (بدعتیں؟) برکت کے طور پر لیکن مصیبتوں اور دُکھوں کی تعلیم بہت کم ہوتی ہے۔ پولس اپنے دکھوں کی فہرست پر نظر کرتا ہے (2- کرنتھیوں 11: 23-33) ثبوت کے طور پر کہ وہ'' مسیح کا خادم'' ہے اور (2- کرنتھیوں10:12) میں کہتا ہے کہ وہ''اسلئے مَیں مسیح کی خاطر کمزوری میں، بے عزتی میں، احتیاج میں، ستائے جانے میں، تنگی میں خوش ہوں کیونکہ جب مَیں کمزور ہوتا ہوں اُسی وقت زور آور ہوتا ہوں۔'' ہمیں ایسے بہت سے لوگوں کی ضرورت ہے جو اپنی خدمت کے ثبوت کے طور پر اپنے دُکھوں کو دکھا سکیں! بہت زیادہ روایتی کلیسیا کے حلقوں کے تمام درجوں کا کڑپن ایک اذیت ناک صورت ہے جس کے مطابق زیادہ تر نوجوان طبقہ جب بالغ ہوتا ہے تو اپنے ایمان کے اعمالوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ ایسا شاید اس حقیقت کے پیشِ نظر ہوتا ہے کہ ہم محفوظ مذہبی تجربات کو استعمال کرنے والے اور مذہبی اعمالوں کا بغور مشاہدہ کرنے والے نہیں ہیں چاہے پرستش کتنی ہی جدید کیوں نہ ہو اور پیغام چاہے کتنا ہی دلچسپ کیوں نہ ہو؟

ہمیں ایمان اور محبت کی مہم چلانے کیلئے پیدا کیا گیا تھا۔ہمیں دو سلطنتوں کے درمیان حدود

پر رہنے کیلئے پیدا کیا گیا تھا اور پل بن کر اس خلا کو پُر کریں تا کہ بہت خداوند کے ساتھ چلنے کی مہم میں شریک ہوسکیں۔ خدا محفوظ نہیں ہے۔ خدا اچھا نہیں ہے وہ محبت تو ہے لیکن اس کی محبت وحشیانہ ہے اُس کی پیشنگوئی نہیں ہوسکتی اور اُسے بھسم کر دینے والی آگ، منہ زور پانی اور تیز تند طاقتور ہوا کہا گیا ہے۔ ہماری فطرت اُس کیلئے بنی تھیں۔ ہمیں مذہبی تعلیم کو درست کرنے اور آرام دہ رسموں کیلئے نہیں بنے ہیں۔ ہم خطروں اور رشتوں کیلئے بنائے گئے تھے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں ہمارے نوجوان کلیسیاؤں میں بہت کم حقیقت دیکھتے ہیں۔ وہ بہت زیادہ کردار کی اصلاح اپنی مدد آپ کی گفتگو، ضوابط وقوائد اور دکھاوے کی پاسداری دیکھتے ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ اپنے حلقہ میں قبول ہونے، ترقی کرنے، محفوظ ہونے اور نئی پیدائش کی مہم کا تھوڑا سا مظاہر کرنے کیلئے کیا کرنا ہے جو ہوا کی مانند ہوتے ہیں۔ ''ہوا جدھر چاہتی ہے چلتی ہے اور تو اُس کی آواز سنتا ہے مگر نہیں جانتا کہ وہ کہا سے آتی ہے اور کہاں کو جاتی ہے۔'' (یوحنا 8:3)۔ مسیح کے ساتھ چلنا کبھی محفوظ نہیں تھا۔ یہ خطروں کیلئے ہی تھا اور اسی بات کا خداوند نے وعدہ بھی کیا، ''مَیں نے تم سے یہ باتیں اس لئے کہیں کہ تم مجھ میں اطمینان پاؤ، دُنیا میں مصیبت اٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھو مَیں دُنیا پر غالب آیا ہوں۔'' (یوحنا 33:16)۔ دُکھوں کی تلاش روحانی فرض ہے، یسوع کی پیروی میں جو کچھ بھی سامنے آئے اُس کے لیے تیار رہنا، دُکھ بھی ایک طرح کی روحانی صحت ہے۔

دُکھوں کی تلاش روحانی مرض ہے۔ یسوع کی پیروی میں جو کچھ بھی آڑے آئے اُس کے لیے تیار رہنا، دُکھ بھی روحانی صحت ہے۔ کچھ لوگ مخالف حکومتوں سے دُکھ اٹھاتے ہیں۔ کچھ تحریب کار مذہبی تحریکوں کی نفرت سے دُکھ اٹھاتے ہیں۔ کچھ کلیسیاؤں کے مخصوص حلقوں سے دُکھ اٹھاتے ہیں جو اُن سب پر حملہ کرتے ہیں جو اُن کی تعلیم، اعمال اور اُن کے مخصوص طرز زندگی کو نہیں مانتے۔ پولس نے ان مختلف دُکھوں کے بارے میں دوسرا کرنتھیوں 26:11 میں بتایا ہے ''مَیں بارہا سفر میں، دریاؤں کے خطروں میں ..... ڈاکوؤں کے خطروں میں اپنی قوم سے خطروں میں، غیر قوموں سے خطروں میں.... شہر کے خطروں میں ... جھوٹے بھائیوں کے خطروں میں۔'' خداوند کے ساتھ چلنا ہمیں ایسی جگہ لا کھڑا کرتا ہے جہاں ہم ''آزمائے'' جاتے ہیں اور یہ جان

لیتے ہیں کہ صرف اکیلا وہ ہی ہمارا دوست ، ہماری ڈھال ، ہمارا رکھوالا ، ہمارا خداوند اور ہماری زندگی ہے۔

End Clue: 1/ Why talk so much about the danger of following Jesus?

1-یسوع کی پیروی میں درپیش خطروں پر اتنا زیادہ تبصرہ کیوں کریں؟ کیا اس سے لوگوں کو دُور بھگایا نہیں جاتا؟

یسوع نے لوقا14:26-33 میں اعلانیہ کہا کہ بغیر مکمل سپردگی کی قیمت کی ادائیگی کا حساب لگائے ہم اُس کے شاگرد نہیں بن سکتے۔اُس نے قیمت کو سامنے رکھا۔ہم قیمت کو چھپاتے ہیں اور مفادات پر زور دیتے ہیں! یہ ایک حقیقت ہے کہ جس چیز سے آپ لوگوں کو جیتتے ہیں، آپ اسی چیز کے لیے ان کو جیتتے ہیں۔ یسوع ہمیں کمزوروں کیلئے قربانی کی خدمت کیلئے جیتنا چاہتا ہے جس میں ہمارا ایمان اور محبت دونوں داؤ پر لگے ہوتے ہیں اور ہمارا رویہ اس کی پیروی میں سب کچھ چھوڑنے کا ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ ہمیں جیتنے کیلئے تلاش کرتا ہے، ایسی بلاہٹ سے جس میں ہم مکمل طور پر سب کچھ اُس کے سپرد کردیں صرف اُس کے لیے۔ وہ صرف اپنے لیے ہمیں جیتنا چاہتا ہے تاکہ ہم اس طرح رہیں جیسے وہ رہتا تھا۔ اگر ہم لوگوں کو اُن کی خودغرضی اور مزہ کی جستجو میں رہنے والی عادات کی کشش کے ذریعے خداوند کی شناخت کے لیے جیتتے ہیں تو ہمیں اُن کو مسرور کرنا جاری رکھنا پڑے گا اور اُن کی اُس عادت کی ابھرنے والی ضرورتوں کو پورا کرتے رہنا پڑے گا۔ جب اُن کی بدی پر مبنی امیدیں پوری نہیں ہوتیں۔ وہ یہ کہہ کر چھوڑ جاتے ہیں کہ مسیحیت کچھ نہیں کرسکتی۔ آپ کسی خرچ کرنے والے کو بہلا پھسلا کر شاگرد نہیں بنا سکتے۔ اس بلاہٹ میں اپنی جان دینا اولین کام ہے البتہ ایک مشہور کہاوت اسے یوں بیان کرتی ہے۔ مسیحیت کو بارہا آزمانے پر کبھی محتاج نہیں پایا۔ آزمائے بغیر یوں پایا جانا بہت مشکل ہے'' اس کہاوت میں سے غائب نظر آنے والا نقطہ بلاشبہ یہ ہے کہ ہم اپنی قوت سے یہ کام نہیں کرسکتے لیکن صرف فضل اور مکمل سپردگی کے ذریعے۔

2-چنانچہ آپ یہ نہیں مانتے کہ نیا عہد مادیت پر مبنی برکتوں کا عہد ہے؟ نہیں! نیا عہد مادیت پر مبنی عہد نہیں ہے۔ یہ جلالی عہد ہے جو بتاتا ہے کہ جب ہم اپنی زندگی یسوع کو دیتے ہیں وہ ہماری زندگیوں سے چاہے ہم کسی حال میں ہوں خدا باپ کو جلال دیتا ہے۔صلیب پر ہونے والا معجزہ ہمارے دُکھوں کو بھی اُس کے جلال میں تبدیل کر دیتا ہے۔ پرانا عہد ایک مخصوص وقت کی برکات کیلئے تھا اور آج بھی عام طور پر خاندانوں، معاشروں اور قوموں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔گناہ اور خودغرضی، بیماریاں، خوف، برگشتگی، تنہائی، غریب اور تباہی پیدا کرتے ہیں جبکہ ''راستبازی قوموں کو سرفراز کرتی ہے۔'' قوموں کو برکت سرمایہ داری نظام یا جمہوریت کی وجہ سے نہیں دی جاتی بلکہ اِس بات سے کہ ایک عام معاشرہ کس انتہا تک دس احکام کی پیروی کرتا ہے۔ نیا عہد ایک بہتر عہد ہے کیونکہ اس عہد کے تحت خدا اپنے لوگوں کے ''اندر'' رہتا ہے، اور نہ صرف اپنے لوگوں کے ''درمیان'' رہتا ہے۔اُس کے لوگ اُس کی ''ہیکل'' بن جاتے ہیں اور ہم چاہے کسی حالت سے گزریں اس ہیکل کا جلال خداوند قدوس کو جلال دینے کے لئے ہوتا ہے۔

باب نمبر 4

بٹوہ، جھولی، جوتیاں، سلام کرنا

''نہ بٹوہ لے جاؤ نہ جھولی نہ جوتیاں اور نہ راہ میں کسی کا سلام کرو۔'' (لوقا 4:10)

(الف) بٹوہ اور مشن/کام

اس عبارت کو مزید پڑھیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع اپنے شاگردوں کو ہدایات دیتا ہے کہ سلامتی کا فرزند تلاش کریں۔ اُن کے گھر میں جائیں اور جو کچھ اُن سے ملے کھاؤ پیئو۔ اس ہدایت کے مطابق انہیں اس شخص کے گھر میں رہ کر، اُن کی اُس گھر میں خدمت کریں۔ اگر ہم اس طرح کرتے ہیں اور خاص طور پر جب ہم اپنے سفر کا آغاز بغیر کو پیسہ ساتھ لئے کرتے یں تو ہماری روزمرہ کی ضروریات کا دارومدار اُس شخص پر ہوتا ہے۔ چنانچہ بٹوہ بھی جو کہ ایک عام حقیقت ہے دوسروں کے ساتھ رشتہ رکھنے میں طاقت کی شبیہ بن جاتا ہے اور ساتھ ہی ہم اس قوت کا توازن کس طرح برقرار رکھتے ہیں۔ اگر ہم اپنے پیسے اپنے ساتھ لے کر جائیں، ہمارے پاس اتنی طاقت ہوتی ہے کہ ہم کسی بھی طرح کے معاشرہ میں اپنا ایک خودساختہ جزیرہ قائم کر سکتے ہیں بالکل جیسا مغربی مشنری پوری دُنیا میں کرتے آئے ہیں۔ آپ کسی بھی قوم میں جا کر مضبوط دیواروں میں گھرا ہوا مغربی آسائشوں سے لیس ایک احاطہ لے سکتے ہیں۔ اُس احاطہ میں گھر ہونگے، ایک سکول، ایک گرجا گھر اور شاید ایک کلینک، یتیم خانہ اور ایک بائبل سکول بھی ہونگے۔ لوگوں نے ایسے مراکز قائم کرنے کیلئے اپنا روپیہ، وقت اور قوت کی قربانی دی ہے تا مغربی لوگوں کو آرام، طاقتور اور اختیار کا احساس دلایا جا سکے۔ مشن کو پھر ایسے کام کے طور پر بیان کیا جاتا ہے جس میں اطرام کی تہذیبوں جیتے زیادہ ممکن ہو سکے۔ افراد کو اس جگہ لایا جائے جہاں دکھاوے کے طور پر تعلیم و تربیت دی جا سکے کہ وہ اس معاشرہ کے راہنما ہونگے البتہ اگر اطراف کا معاشرہ ہندو، بدھ مت یا اسلامی ہے

تب ہمیں طاقت کی شبیہ اور طریقہ کار کے طور پر بٹوہ، جھولا اور جوتا استعمال کرنا پڑیگا۔

مَیں نہیں مانتا کہ اِس سے یسوع کے ارادوں یا اُس کے کلام کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے بلکہ تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شبیہات کتنی زیادہ درست ہیں! اُس معاشرے کا شخص سب سے بدترین بغاوت اُس وقت کرتا ہے جب وہ مسیحی بن جاتا ہے۔ چنانچہ لبھانے اور کشید کرنے کا نمونہ بہت سے ایسے نوجوانوں کو راغب کرتا ہے جو اپنی ثقافت کو رد کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔ مشن کے احاطہ میں وہ اُن کے نام تبدیل کر کے مسیحی نام رکھ دیتے ہیں، اُن کے کپڑے تبدیل کر دیتے ہیں اور اسی ثقافتی جزیرہ کے اندر ہی کام کرنے کی تربیت دیتے ہیں جیسا کہ مارشل مکلوہان (Marshal McLuhan) اس کہاوت کیلئے مشہور ہے ''وسیلہ یا ذریعہ ہی پیغام ہوتا ہے'' اور جیسے جیسے یہ نوجوان اس تربیت سے گزرتے ہیں وہ قائل ہوتے جاتے ہیں کہ وہ صرف اس صورت میں راہنما بن سکتے ہیں کہ وہ اسی طرح کے احاطہ کے بیچ میں سے کام کریں اور ٹائی پہن کر، سٹیج یا پلپٹ سے بات کریں یا پھر ایسے ڈیسک کے پیچھے بیٹھ کر حکمرانی کریں جو باہر کے پیسے سے خریدا گیا ہو جبکہ اس کفالت سے حاصل ہونے والی مغربی رقم اور بہت زیادہ بڑھ کر ہو سکتی ہے۔ ایسا مرکز کھڑا کرنے میں مسئلہ وقت کے ساتھ بڑھ جاتا ہے کیونکہ ایسا مرکز بہت مہنگا ہوتا ہے چنانچہ اس مناسبت سے بہت کم مراکز تعمیر کئے جا سکتے ہیں۔ انہیں تباہ ہونے کا خطرہ بھی لاحق ہوتا ہے اور کسی بھی مخالف مسیح یا اس معاشرے میں مغرب کی مخالفت کے جذبات رکھنے والوں کی توجہ کا مرکز بن جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اتنے بڑے پیمانہ پر معاشی فراوانی، خدمت میں ماہرانہ تفرقہ اور مسلسل مرمت کیلئے عام طور پر بیرونی ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر اُسے مغربی کفیلوں کی مرضی کے مطابق چلانا ہو تو سرمائے کی ضرورت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بیان کردہ مقصد یا منزل شاید یہ ہو کہ ''مقامی لوگوں'' کو اس وقت دی جائے جب وہ ''تیار'' ہو جائیں گے لیکن وہ دن بظاہر کبھی نہیں آتا۔ سنہری روایت کے مطابق ''جس کے پاس سونا ہوتا ہے وہی اصول بناتا ہے!'' دوسری حقیقت یہ ہے کہ پیچیدہ مر جاتا ہے۔ اس طرح کا مرکز کبھی بھی بیرونی مدد کے بغیر چلایا نہیں جا سکتا۔ سادگی ترقی کرتی ہے۔ جس اصول کا نظریہ یسوع نے پیش کیا وہ یہ ہے کہ صرف وہ جو ترقی کر سکتا ہے اور جو

مقامی معاشرے میں چلایا جا سکتا ہے خدا کی بادشاہی کو ظاہر کرنے میں قابل قبول ہے۔ پیچیدہ، بیرونی اور دوسروں پر انحصار کرنے والی چین کی کلیسیاؤں ماؤ کے دور میں تباہ کر دیں گئ تھی جو سادہ تھا، وہ دلوں میں گھر کر گیا اور ترقی کرتا رہا۔ لیکن شاید سب سے زیادہ دباؤ والا مسئلہ یہ ہے کہ وہ اشخاص اتنا زیادہ تعلیم یافتہ ہونے پر بھی وہ اپنے خاندان، دوستوں اور معاشرے کے ہاتھوں رد کر دیئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ معاشرہ پر موثر طور پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ حرج کیا ہوا تمام روپیہ معاشرے میں کوئی تاثر قائم نہیں کر سکا بلکہ صرف معاشرہ کی نامنظوری۔ ہم جو کچھ حاصل کرنے کیلئے نکلے تھے اُس کے بالکل برعکس پایا۔

جھولے اور معاشرہ:

مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یسوع کو جھولے سے مخالفت نہیں تھی کیونکہ مَیں خود اکثر ایک جھولا اٹھا کر پھرتا ہوں۔ جھولا، سوٹ کیس، لینڈ وور گاڑی یا مال بردار جہاز اپنا سامان ساتھ لے جانے کا ایک ذریعہ ہیں۔ جھولا شبیہ پیش کرتا ہے ہمارے ثقافتی ساز وسامان کی جیسے ہماری پسند، ناپسند، ترجیحات، لباس، آداب، پسندیدہ موسیقی، معاشرتی حدود، شادی کی رسومات، خوراک وغیرہ وغیرہ۔ جھولا براہِ راست بٹوہ سے میل کھاتا ہے کیونکہ اگر ہمارے پاس کافی رقم ہو تو ہم جہاں بھی ہوں اپنے معاشرہ کو دوبارہ خلق کر سکتے ہیں اور یہی کچھ مغربی مشنریوں نے اب تک پوری دُنیا میں کیا ہے۔ یہ اُن لوگوں کے دل اور ذہن میں ہولناک الجھن پیدا کرتا ہے جن کے آگے ہم یسوع کی منادی کرنا چاہتے ہیں۔ بادشاہی کیا ہے اور ہمارا معاشرہ کیا ہے؟ اکثر جواب ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں! معاشرے میں اکثر ایسے عوامل ہوتے ہیں جو مغربی انداز کی چیزوں سے نفرت کرتے ہیں (یسوع بھی مغرب کی بہت سی معاشرتی باتوں سے نفرت کرتا تھا) وہ یسوع سے بھی نفرت کرتے ہیں کیونکہ مغربی مشنریوں نے یسوع اور مغربی معاشرے کو پوری طرح منسلک کر دیا جس کی وجہ سے بہت سے ذہنوں میں دونوں کو ایک طرح کا ہی سمجھا جاتا ہے۔ ابتدائی دَور کے مغربی مشنری لوگ بہترین زمان اور خوبصورت موسیقی کی روایات کی وجہ سے بدنام تھے جس میں وہ

ولندیزی، جرمن اور انگریزی زبان میں حمد وثنا کے گیت گانا سکھایا کرتے تھے۔ ہم شاید ایسے معاشرتی تکبر کے آگے گھٹنے ٹیک دیں، لیکن کیا اب ہم اس سے درحقیقت آزاد ہو چکے ہیں؟ ہم اب بھی چاہتے ہیں کہ لوگ ہمارے پاس آئیں۔ جب ہم لوگوں کو اپنے پاس کھینچ لیتے ہیں، اپنی خلا میں، اپنے معاشرے کے اندر، جہاں ہم پُرسکون اور ہمارا اختیار ہوتا ہے ہم وہ کرنا چاہتے ہیں جسے یسوع نے ظاہری طور پر منع کیا ہے اور وہ ہے عقیدہ تبدیل کرنے والے یا نومرید بنانا۔ (متی 23:15)۔ ایک نومرید بالکل ہماری طرح نظر آتا ہے، ہماری طرح بولتا ہے، ہماری طرح دُعا کرتا ہے اور عام طور پر ہر قواعد وضوابط کی پاسداری کرتا ہے جو ہمارے مذہبی حلقہ میں تحریر ہوئے ہیں یا نہیں۔ ہماری توجہ کا مرکز ظاہری رکھ رکھاؤ اور لوگوں کے درمیان کارکردگی ہوتے ہیں۔ ہمارا کلیسیائی معاشرہ ایسے لوگوں سے بھرا پڑا ہے جو ایک جیسے نظر آتے ہیں، دُعا اور پرستش میں یکساں اور عوامی طرزِ عمل کے یکساں اصولوں اور ضابطوں کے مطابق چلتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کچھ حلقوں میں نمائشی لباس پہننا ایک معیار ہو یا کسی جگہ سنگھار کرنا گناہ سمجھا جاتا ہو یا کسی جگہ آپ کو قبول ہونے کیلئے عام اور سادہ حالت میں ہونا ہوتا ہے۔ باہری مطابقت شاید لوگوں کی قبولیت سے نوازی جائے لیکن سطح کے نیچے ہمیشہ موازنہ کا مقابلہ رتبہ حاصل کرنے کیلئے چلتا رہتا ہے۔ اندرونی خواہش جو کہ نمود یا نمایاں ہونے، حسد، گپ شپ اور خفیہ گناہ کے لیے ہوتی ہے۔

یوجین پیٹرسن اپنے گلتیوں کے خط کے ترجمہ میں اس نظریہ قوت کو یوں بیان کرتے ہیں۔ ''وہ بدعت کے استاد آپ کی خوشامد میں بہت دور تک جاتے ہیں لیکن ان کے ارادے ناقص ہیں وہ آپ کو خدا کے فضل کی دُنیا سے باہر رکھنا چاہتے ہیں تا کہ آپ ہمیشہ اُن پر انحصار کریں اپنے کاموں کی اجازت اور ہدایات کیلئے جس سے انہیں اپنے اہم ہونے کا احساس ہوتا رہے'' (گلتیوں 17:4)۔ یہ تقریباً ایک قانون ہے کہ مضبوط باہری مطابقت، کردار کی قانونی ترتیب، بڑی کارکردگی کی امید اور محنت طلب لوگوں کی مذہبی سرگرمیاں، پوشیدہ گناہ کا پردہ بن جاتی ہیں۔ ہم یا تو فضل کی وجہ زندگی بسر کرتے ہیں یا پھر اپنی عادت کی وجہ سے! اس کا نظریہ قوت شاید اس طرح کا لگے: کوئی شخص کسی نشہ آور یا جان لیوا چیز کا عادی بن گیا۔ انہوں نے وہ سب کچھ کرنا شروع کر دیا

تا کہ کسی بھی ہجوم میں انہیں قبول کر لیا جائے۔ آپ کردار جتنا زیادہ احمقانہ اور خطرناک ہوگا اتنا ہی زیادہ آپ کو ان کے ہم رتبہ لوگوں کی نظر میں آپ کی تعریف اور قبولیت ہوگی۔ وقت کے ساتھ ساتھ وہ اس طرزِ زندگی سے تنگ آ کر تبدیل بھی ہونا چاہتے ہیں۔ اُن کے پاس چاہے اصلی تبدیلی کا تجربہ اور طرزِ زندگی بالکل تبدیل شدہ ہو۔ لیکن اگر یہ قبولیت باپ کی مرضی کے مطابق نہیں ہے تو انہیں بڑی آسانی سے اُنکی چالاکی میں پھنسایا جاتا ہے اور آسانی سے ظاہری مطابقت اور مذہبی سرگرمیوں کی کارکردگی کی چکی میں سے گزارا جاتا ہے۔ وہ ان کا لباس تبدیل کر دیں گے۔ وہ اپنا پیسہ دیں گے، وہ ہر میٹنگ میں حاضر ہونگے، وہ اپنی قبولیت اور پسندیدگی کو بہت پسند کرتے ہیں جو انہیں اپنی فرمانبرداری اور مخلص طرزِ عمل سے حاصل ہوتی ہے البتہ کچھ عرصہ بعد انہیں احساس ہو جائے گا کہ وہ استعمال کئے گئے ہیں۔ اُن کا ردِعمل چوٹ کھائے ہوئے اور کڑواہٹ سے ہوگا اور وہ شاید دوبارہ نشے کی لت میں واپس لوٹ جائیں۔ انہوں نے ایک عادت کیلئے دوسری عادت کو چھوڑا۔ انہوں نے گروہ کی سرگرمی کی جگہ پر مذہبی سرگرمی کو اپنایا۔ وہ کبھی بھی فضل کے ذریعے اور خدا کی محبت کی آزادی میں جینا نہیں سیکھ سکے۔ ایک مضبوط خواہش روحانی اور بااختیار شخصیات کی تائید اور قبولیت، ایک مضبوط خواہش اس حلقہ میں روحانی ہونے کی پہچان حاصل کرنے کی، آپکو کردار کی تبدیلی اور ظاہری مطابقت کیلئے غیر معمولی قوت فراہم کرسکتی ہیں۔ یہ طریقہ کار ہے ایک نومرید بنانے کا جو ظاہر کردار کا مکمل جھولا اپنا لیتا ہے لیکن جس کے دل میں یسوع نے کبھی اثر نہیں کیا۔ اصل مسئلہ ہے دل کی تبدیلی کا۔ ایک بار پھر یوجین پیٹر (Eugene Peter) کے حوالہ سے بات کرتے ہیں لیکن اس بار گلتیوں کی کتاب کے تعارف کے تعلق سے "یسوع میں پولس نے سیکھا کہ خدا کوئی غیر شخصی قوت نہیں ہے جسے لوگوں کو مخصوص طور طریقوں پر چلانے کیلئے استعمال کیا جا سکے۔ بلکہ وہ ایک شخصی نجات دہندہ ہے جس نے ہمیں آزاد کیا تا کہ ہم آزاد زندگی بسر کریں۔ خدا نے ظاہری طور پر جبر نہیں کیا بلکہ ہمارے باطن میں ہمیں آزاد کیا۔ یسوع کے تمام احکامات جیسا کہ اس نے پہاڑی واعظ میں پیش کیا، ان کا تعلق دل کے رویہ سے تھا جیسے کہ ان کے لیے معافی جو ہمارے ساتھ غلط پیش آتے ہیں۔ ان سے تلافی کرنا جن سے ہم غلط پیش آئے ہیں اور

خدا کو پوشیدگی میں تلاش کرنا بجائے اس کے کہ اسے اپنی مذہبی سرگرمی کے طور پر اس کا لوگوں کے آگے دکھاوا کریں۔ خدا خود، باپ، کلام اور روح کی باوثوق ہم آہنگی اور عزت ہے۔ کائنات کی بنیاد محبت پر مبنی رشتہ ہے کوئی وجہ یا شریعت نہیں۔ شاگرد بننا بنیادی طور پر درست تعلیم کے بارے میں نہیں ہے چونکہ خدا کوتھیولوجی کا کمپیوٹر نہیں ہے۔ وہ محبت ہے۔ اس کی کائنات رشتوں پر مبنی ہے۔ شاگرد بننا بنیادی طور پر کھلے دل سے تعلق قائم کرنے پر مبنی ہے۔ ہم سلامتی کے فرزند کے گھر میں اپنی ذاتی ثقافتی اقدار کا جھولا لے کر داخل نہیں ہوتے بلکہ ایک پیار سے بھرا دل، عزت اور آزادی کا پیغام لے کر۔ خدا کی بادشاہی باطن میں ہے۔ ہمیں صرف یہی کچھ اٹھا کر لے جانے کی اجازت ہے! ہمیں یہی کچھ بتانے کی اجازت ہے۔ ہمارا مقصد دوست بنانا ہے، نومرید نہیں۔

جوتے، طریقے کار اور برچکو (Bruchko)

تب پھر یسوع جوتوں کے خلاف کیوں ہے؟ وہ خود بھی شاید جوتے پہنے ہوئے تھا جس وقت وہ یہ کہہ رہا تھا۔ میرے خیال میں لوقا 10 کے حوالہ میں جوتے ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارا کام کرنے کا طریقہ کیا ہے، ہم اپنے مقصد اور رشتہ میں مسیح کے ساتھ کیسے چلتے ہیں۔ بروس اولسن (Bruce Olson)، بیٹیلون انڈین، مرکزی امریکہ میں پتھروں کے زمانے کا ایک قبیلہ کا پہل کار مشنری تھا اور جسے اس قبیلے والوں نے ''برچکو'' کا نام دیا تھا۔ وہ جوں توں ایک جھاڑی میں چل پڑا بغیر کچھ ساتھ لیے اُن کے ایک گاؤں میں۔ اس کے پاس یقیناً کوئی بٹوہ یا جھولا نہیں تھا۔ وہ ان کے درمیان اُن ہی کی طرح رہنے لگا اور انکی زبان سیکھ لی بغیر کسی تعلق، رسد، ادویات یا کسی قسم کے سہارے کے جو اسے اپنے آبائی ملک امریکہ سے مل سکتا تھا۔ کئی بار وہ بخار سے مرتے مرتے بچا اور وہ مسلسل طفیلی اثرات سے لڑتا رہا۔ اپنے ابتدائی دو برسوں میں وہ بالآخر ایک نوجوان کو یسوع پر ایمان دلانے میں کامیاب ہو گیا اور یقین کرنے لگا کہ اب بہت سے لوگ اس کی پیروی کریں گے۔ البتہ اپنے پہلے نومرید کیلئے اس کی مایوسی بڑھتی چلی گئی چونکہ وہ باقی لوگوں کے آگے اپنے ایمان کی منادی کرنے کے ہر موقع پر مسلسل یہ کہہ کر رکاوٹ ڈالتا تھا کہ ابھی اُس کا وقت نہیں آیا۔

اولسن کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ آخر اس کا نیا شاگرد دوسرے لوگوں کے آگے منادی کرنے سے کیوں انکار کر رہا ہے۔ چونکہ اس قبیلہ کی ثقافت یا تہذیب ربانی تھی، ان کی تاریخ ان کے نمائندوں کے ذریعے کہانیوں کو حفظ کر کے اور پھر آنے والی نسل کو سنا کر آگے بڑھائی جاتی تھی۔ یہ کام وہ خاص شام کے وقت باری باری ہر شخص ورد کر کے سنایا کرتا تھا۔ اولسن ایسے بہت سے ورد سن چکا تھا لیکن اسے ان کی کوئی خصوصیت سمجھ میں نہیں آتی تھی جب تک کہ ایک دن اُس کے شاگرد نے بتایا کہ آج شام ورد کرنے کی اس کی باری ہے۔ اس رات اُس کے ورد میں ایک خواب شامل تھا جو بہت پہلے ان کے کسی بزرگ نے دیکھا تھا۔ یہ خواب ایک کمزور اور نحیف شخص کے بارے میں تھا جو کیلوں کے چھلکوں کے ڈھیر میں سے نمودار ہو کر انہیں خدا کے بیٹے کی سچائی کا بتاتا تھا۔ اس نومرید شاگرد نے یہ کہانی بیان کی اور اس کی تشریح اُن کے آگے رکھی اور بتایا کہ جیسے اولسن اور بائبل سے خدا کے بیٹے کے پیغام کے ذریعے پورا ہونا تھا۔ اس رات اس کیمپ کے بہت سے لوگوں نے مسیح کو قبول کر لیا۔ اولسن اپنا بٹوہ اور جھولا پیچھے چھوڑ کر گیا تھا لیکن اپنے امریکن جوتے اس نے اب بھی پہن رکھے تھے۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کا نومرید قبیلہ کے ہر شخص سے الگ الگ بات کرئے۔ اُس کے نومرید کو کام کرنے کا یہ انداز سمجھ نہیں آتا تھا۔ اُس کی دُنیا اجتماعی اور زبانی تھی نہ کہ الگ الگ، لکھائی کی بنیاد پر یا انفرادی تھی۔ زبانی دُنیا میں پرانے دَور کی سچائیاں نئے بہاؤ کے ساتھ ابھرتی ہیں جس میں سب کچھ شامل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ وقت کے بارے میں اس کی سوچ مغربی نہیں تھی۔ اُس نے کبھی وقت کا دباؤ محسوس نہیں ہونے دیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے ورد کرنے کا وقت آئیگا۔ ہم اپنی نسل پرستی میں پڑ جاتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ اس پر یہ یقین رکھنا کہ جس طور سے ہم سوچتے اور جس طریقہ سے ہم کام سرانجام دیتے ہیں وہی صرف ''عام'' اور ''درست'' طریقہ ہے۔ اور یہ کہ دوسرے جس طرح کرتے ہیں وہ غیر فطری اور غلط ہے۔ بیشک ہم محبت کے مکمل اخلاق سچائی بیان کرنے، معافی، نفسانی پاکیزگی اور فروتنی کی بات نہیں کر رہے ہیں۔ نیا عہد نامہ رشتوں کی کاملیت کے بارے میں واضح ہے جو ہمارے رشتوں کے خدا سے منسوب ہیں اور آزاد اور پاک دل کا معیار ہیں۔ لیکن ہم دل کی ان سچائیوں کو کس طرح ظاہر کرتے ہیں اور ان کے

ساتھ جینا بہت بڑی تفریق پیدا کر سکتا ہے۔ معاشروں کی جداگانہ حیثیت کے مطابق جسے قادر مطلق خدا نے جو ماہر فنکار ہے اپنی بے انتہا، خوشی اور تخلیق کی محبت میں خلق کیا ہے۔

اُونٹ کے قدموں کے نشانات پر مبنی کہانی:

ایک شمال مشرقی ایشیائی ملک نے سو برس سے زیادہ عرصے تک عام مشنری سرگرمیوں کو دیکھا جس میں بہت سے فرقے ملک میں آئے، احاطے تعمیر کئے، کلینک، سکول اور بائبل سکول بنائے۔ بڑی پھرتی سے سکھایا کہ جنہوں نے بپتسمہ لیا ہے وہ اپنے عربی نام تبدیل کر کے انگریزی نام رکھ لیں۔ انہوں نے بڑی تیزی سے سکھایا کہ انہیں اپنا لباس بدل دینا چاہئے تاکہ انکی شناخت مقامی مسلمان معاشرہ کے ساتھ نہ ہو سکے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ نومرید اپنے معاشرہ میں زیادہ تاثر نہ چھوڑ سکے جیسے جیسے وہ اُن کے درمیان کام کرتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہوئے، شادیاں کرنے اور بچوں کی پرورش میں جو وہ مغرب سے متاثر حلقہ میں رہ کر سکتے تھے۔ اُنکی روحانی زندگی عمارتوں اور باہر سے آنے والے ماہر خادموں پر مرکوز ہو کر رہ گئی تھی۔ ملک کی کلیسیائیں فرقہ واریت کی حدود میں اور اُن کے کارگرادوں کے بورڈ میں تقسیم ہو کر رہ گئی تھیں۔ کچھ کہتے تھے یہ معمول کے مطابق ہے! پھر ایک سو سال بعد ملک میں بیشمار مشنری تنظیموں کے کام کرنے کے بعد جہاں کی آبادی پندرہ کروڑ پر مشتمل تھی تب بپتسمہ یافتہ لوگوں کی تعداد ایک لاکھ ہو گئی۔ تقریباً پندرہ برس پہلے اس معاشرہ کے دو افراد یسوع میں آئے اور کچھ بہت سادہ باتوں پر پابند ہوئے۔ وہ اپنے نام یا اپنا لباس تبدیل کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ وہ اپنی شناخت موجودہ مغربی حلقوں کے ساتھ کرانے سے گریز کرتے تھے۔ وہ اپنے معاشرہ کا احترام کرتے تھے اور اس میں سے سچائی کے عنصر استعمال کر کے یسوع تک رسائی کے پُل باندھتے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ قرآن شریف میں بھی یسوع سے متعلق آیات موجود ہیں۔ (سورۃ العمران 3:42-54) یسوع کے بارے میں بتاتی ہیں کہ وہ کنواری مریم سے پیدا ہوا۔ اس کے معجزات، راستباز ہونا، خدا کے پاس سے آنا اور خدا کے پاس جانا۔ ایک اور آیت ہدایت کرتی ہے کہ مومن کو کسی اور کتاب کو پڑھنے سے قبل پرانا اور نیا عہد نامہ

پڑھنا چاہئے ۔ انکی اسلامی روایت کے مطابق چار کتابیں ایمان کی مضبوطی کیلئے ضروری ہیں ۔ قرآن شریف، حدیث، پرانا عہد نامہ اور نیا عہد نامہ۔ انہوں نے دریافت کیا کہ قرآن شریف کو ساتھ ملا کر پڑھنے سے اور عبارتوں سے سوالات کرنے سے، سلامتی کے فرزند مزید سوالات پوچھنے کیلئے آگے آتے ہیں۔ وہ نیا عہد نامہ مانگتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہم انہیں اپنے گھر میں دعوت دیں اور انہیں بپتسمہ کے ذریعے مسیح کے پیروکار بنائیں۔ جب ان سے دریافت کیا گیا کہ وہ حضرت محمدؐ کے بارے میں کیا سوچتے ہیں انہوں نے قرآن شریف کے حوالے سے بتایا جہاں حضرت محمدؐ فرماتا ہے وہ صرف ایک سچ کا متلاشی ہے اور اس کی نشاندہی کرتا ہے۔ جب یسوع کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اس آیت کی نشاندہی کی جس میں کہا گیا ہے کہ یسوع خدا کے پاس واپس جاتا ہے۔ قرآن شریف اعلان کرتا ہے کہ یسوع کبھی نہیں مرا۔ حضرت محمدؐ کے مقابلے میں جو درحقیقت مر گیا۔ اس بات کیلئے اتنا تبصرہ کافی تھا! انہوں نے تضاد کو درگزر کرنا چاہا کہ وہ کیا سوچتے ہیں اور معاشرے میں جو قرآن شریف کا احترام ہے اسے ملحوظ خاطر رکھا دو جو کچھ بھی کہتا تھا قرآن شریف کو کہنے دیا۔ شاگردوں کے حلقے گھروں میں، چائے کی دوکانوں پر، کام اور کاروباری جگہوں پر قائم ہونے لگے۔ جب کچھ روایتی ایمانداروں کو اس بارے میں بتایا جاتا تو وہ کہہ دیتے انہوں نے یہ کہہ کر رد کر دیا کہ ایسا ناممکن ہے۔ انہوں نے کہا یہ نئے شاگرد اپنا ایمان قائم نہیں رکھ سکتے کیونکہ ان کے لیے مسیحی حلقہ کے تحفظ سے باہر رہنا بہت زیادہ مشکل ہوتا۔

جی ہاں بہت زیادہ دشواریاں آڑے آئیں تھیں لیکن یہ تحریک اب دس لاکھ بپتسمہ یافتہ ایمانداروں پر مشتمل ہے اور ساتھ ہی یہی اعداد مسلسل بڑھ رہے ہیں۔ جب روایتی تحریکوں سے موازنہ کیا گیا کل وقت کے دسویں حصے میں دس گنا شاگرد تیار ہوئے۔ یہ کام کرنے کا بالکل مختلف طریقہ ہے ان مشنریوں سے جنہوں نے ملک میں بادشاہی کی بنیاد رکھنے میں بہت قربانیاں دی ہیں۔ جی ہاں، فرقوں سے تعلق رکھنے والے مشنری پابند تھے۔ قربانی دینے والے اور سخت محنتی تھے لیکن اپنا جھولا اور بٹوہ اٹھا کر اور اپنا جوتا پہن کر چلتے تھے۔ ان میں سے کچھ لوگوں کیلئے اب بھی یہ ماننا ناممکن ہے یسوع اس ملک میں بغیر ان کی قیادت اور نمونہ کے کام کر سکتا تھا۔

سلام کرنا اور مقصد:

ہم ''راہ میں آتے جاتے کسی کو بھی سلام'' کیوں نہ کریں؟ یہ بظاہر غیر دوستانہ اور لاتعلقی ظاہر کرتا ہے۔ یہ بظاہر توقع کے برعکس ہے چونکہ ہم لوگوں سے ملنے اور سلامتی کے فرزند تلاش کرنے کے کاروبار سے منسلک ہیں۔ ''ان باتوں کے بعد خداوند نے ستر آدمی اور مقرر کیے اور جس جس شہر اور جگہ کو خود جانے والا تھا انہیں دو دو کر کے اپنے آگے بھیجا۔'' (لوقا 10:1)

ان ستر کو سڑکوں پر جگہ جگہ نہیں پھرنا تھا بلکہ اس جگہ جانا تھا جہاں یسوع نے جانا تھا۔ یسوع کے پاس ایک منصوبہ کا لائحہ عمل تھا اور انہیں اُس پر چلنا تھا۔ یسوع بہت واضح تھا کہ وہ صرف ایسے کام کرے جو اُس نے باپ کو کرتے ہوئے دیکھے تھے (یوحنا 5:19) اور صرف وہی کچھ کہا جو اُس نے باپ کو کہتے ہوئے سنا (یوحنا 12:49)۔ اُس نے اپنے باپ کے ساتھ رشتہ کی گہرائی میں سے خدمت کی۔ وہ فقط انسانی ضرورتوں کا جواب نہیں دے رہا تھا۔ جی ہاں، جو کچھ ہم کسی لاچار اور کمزور کیلئے کرتے ہیں وہ یسوع کے لیے ہوتا ہے۔

جی ہاں، متی 25 اور یسعیاہ 58 جو کچھ بھی ہم کرتے اُس کا لنگر اور معیار ہیں۔ لیکن وہ اسرائیل میں بہتیرے ایسے تھے جنہیں یسوع نے شفا نہیں بخشی۔ وہاں کے مرنے والے تھے جنہیں یسوع نے زندہ نہیں کیا۔ وہاں کوئی بھوکے تھے جنہیں کھانا نہیں کھلایا گیا۔ یسوع اپنے باپ کے نقش قدم کے مطابق انسانی ضرورت کی حقیقت کے ذریعے چلا۔ وہاں بہت سے سامری گاؤں تھے جن میں وہ نہیں گیا لیکن ایک گاؤں میں گیا کیونکہ وہ اپنے باپ کی مرضی پر چلنا چاہتا تھا (یوحنا 4:34)۔ انسانی ضرورت زبردست اور تمام ضائع ہو سکتی ہے۔ اگر ہمارے جواب کی بنیاد صرف ضرورت میں ہو تو ہم غصہ میں تپ جائیں گے، ان سب پر غصہ سے بھر جائیں گے جو وہ نہیں دیکھ پاتے جو ہم دیکھتے ہیں اور پھر خدا سے ناراضگی ظاہر کرتے ہیں کہ اُس نے اور زیادہ ذرائع کیوں نہیں دیئے۔ ہم سڑکوں پر اسلئے نہیں مارے پھرتے کہ ہر ضرورت پوری کرنے کی

کوشش کریں۔ ہمیں وہ جاننا ہے جو خدا کہتا ہے وہ دیکھنا ہے جو خدا کرتا ہے تاکہ ہم اس کے ساتھ اس طرح چلیں۔ یہ آپ کی دُنیا نہیں ہے اور نہ ہی یہ آپ کی کلیسیا ہے! یہ دُنیا باپ کی ہے اور یہ کلیسیا یسوع مسیح کی ہے۔

''کیونکہ ہم خدا کے ساتھ کام کرنے والے ہیں تم خدا کی کھیتی اور خدا کی عمارت ہو۔ مَیں نے اُس توفیق کے موافق جو خدا نے مجھے بخشی دانا معمار کی طرح نیو رکھی اور دوسرا اُس پر عمارت اٹھاتا ہے۔ پس ہر ایک خبردار رہے کہ وہ کیسی عمارت اٹھاتا ہے۔''(1- کرنتھیوں 3:9-10)

پولس جانتا تھا کہ وہ خدا کے ساتھ مزدور ہے۔ ایک دانا معمار کی طرح وہ اُن حدود سے واقف تھا جس پر اُسے چلنا تھا۔ اُس نے بنیاد رکھ کر دوسروں کو اُس پر تعمیر کرنے کیلئے چھوڑ دیا! یہ خدا کی کھیتی اور خدا کی عمارت ہے۔ اس کا تمام کام آپ نہیں کر سکتے۔ اپنی توجہ کا مرکز اُس کام پر رکھیں جس کا فضل آپ کو کرنے کیلئے دیا گیا ہے اور اُس کام کو خوش اصلوبی سے کریں۔ مرکز انسانی ضروریات یا اُس کے اچھے حالات نہیں ہیں۔ یہ ہے خدمت انسانیت جس کا مرکز خدا اور اُس کے جلال ہے اور یہ ہے یسوع کی پیروی کرنا۔

1- جب ایماندار کسی معاشرہ میں چلتے ہیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا، کیا اس میں مختلف مذہبی نظاموں کے یکجا ہونے کا خطرہ نہیں ہے یعنی اُس معاشرہ کی چیزوں اور اُن کے عقیدہ کے نظام کو نئے عہد نامہ کی چیزوں یا باتوں سے ملانا؟

جی ہاں، یہ خطرہ ہمیشہ سے لاحق ہے البتہ ہم دوسرے معاشرہ کی ناراست باتیں دیکھنے میں بہت تیز ہیں۔ خاص طور پر جب انہیں بادشاہی کی انجیل کی باتوں کے ساتھ ملایا جاتا ہے لیکن اپنی ملاوٹ دیکھنے میں ہم بہت کمزور ہیں۔ مغرب میں سے کچھ کو شاید بہت بُرا لگے۔ اگر انہیں پتہ چلے کہ اسلامی پس منظر رکھنے والا ایک ایماندار پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہے اور مسلمانوں کے روزے رکھ رہا ہے، چاہے وہ واضح طور پر یسوع سے دُعا کرتا ہے اور تمام باتوں میں یسوع کی طرف نظریں لگاتا ہو اور ایسا کرنے میں وہ اپنی جان کو داؤ پر لگا رہا ہوتا ہے۔ البتہ مَیں بہت زیادہ فکرمند ہوتا ہوں مغربی مادہ پرستی، خودغرضی اور لالچ کیلئے جس نے بیشمار لوگوں میں داخل ہو کر کلیسیا کے بیشتر حصہ کو

ترقی پر مبنی بدعت بنا دیا ہے۔ مجھے فکر لاحق ہے ان بیشمار لوگوں کے بارے میں جنہوں نے اپنے معاشرے کی عادات کو گلے لگا لیا ہے جس میں تحفے، شخصیت، ناموری اور اعزازات کو مدِنظر رکھ کر کلیسیا کے ایک بڑے حصے کو شخصیت پرستی کی بدعت بنا دیا ہے۔ ہم نے لالچ کو خدائی خواہش اور خود غرضی کا بپتسمہ دیا اور اسے خدا کی برکت سمجھتے ہیں۔

2-اگر آپ اپنے ساتھ پیسے نہیں لے جاتے تو آپ غریبوں کی مدد اور رحم پر مبنی کام کیسے کر سکتے ہیں؟ کیا یہ ہمارے کام کا حصہ نہیں ہے؟

جی ہاں، ہم دو اہم مقاصد کیلئے رقم اکٹھی کرتے ہیں جو رسولی ٹیموں کو نئے علاقوں میں بھیجنے اور غریبوں کی مدد کرنے کیلئے ہوتی ہیں۔ یہ ہمارے کام کا حصہ ہے البتہ سوال یہ ہوتا ہے کہ ہم یہ کام کس طرح کرتے ہیں؟ آپ کے خیال میں کسی ایک معاشرے یا ایک کسانوں کے گاؤں میں ایک یتیم کی مدد کیسے کی جا سکتی ہے؟ کیا آپ مغربی طرز پر ادارہ بنائیں گے جو مغربی معیار پر پورا اترتا ہوا اور جسے چلانے کیلئے ہمیشہ مغربی مدد اور ماہرین کا محتاج رہنا پڑتا ہے، یا پھر آپ ان مقامی گھرانوں کی مدد کریں گے اور انہیں تربیت دیں گے کہ وہ اس یتیم کو اپنے پاس رکھیں؟ مغربی یتیم خانوں میں گرم پانی کے غسل خانے اور جدید بیت الخلا ہوتے ہیں جبکہ یہاں کے مقامی گھروں، یہاں ایسی کوئی اندرونی سہولت نہیں ہوتی۔ ان میں سے کیا بہتر رہے گا؟ مغربی طرز کا ادارہ جو بہت زیادہ رقم اکٹھی کرتے ہیں اور اُن میں سے بہت کم یتیموں کی مدد کر پاتے ہیں۔ اس کیلئے بہت زیادہ مہارت کی ضرورت ہوتی ہے جس وجہ سے اسے ضرب دینے میں ناکام رہتے ہیں۔ مقامی لوگ اسے اپنے شہر یا گاؤں میں یتیموں کی فلاح کیلئے چلانے یا بڑھانے سے قاصر ہوتے ہیں۔ یہ بہت پیچیدہ ہوتا ہے اور اس کیلئے بہت زیادہ ذرائع کی ضرورت ہوتی ہے جو اُن کے پاس نہیں ہوتے۔ ایسے ادارے مقامی لوگوں کی غربت، نا قابلیت اور محتاجی میں اضافہ کرتے ہیں۔ یہ ادارے آزردگی پیدا کرتے ہیں۔ وہ ایسے بچے بھی تیار کرتے ہیں جو اپنے مقامی حلقوں میں نہیں رہ سکتے۔ جنہیں اب مغربی طرزِ زندگی اور مواقع کی ضرورت رہتی ہے۔ کیا ہوا اگر ہم ان مقامی گھرانوں کی مدد کریں تا کہ وہ اپنے بچوں اور یتیموں کے اپنے گھروں ہی میں دیکھ بھال کر سکیں؟

یہ کیسا لگے گا؟ یہ بالکل ایسا لگے گا جیسے کینیا میں کچھ دوست کر رہے ہیں۔انہوں نے ایک مقامی گھرانے کی مدد ایک موٹر سائیکل تحفہ کے طور پر دینے سے کی تا کہ وہ اسے دو پہیوں والی ٹیکسی کے طور پر استعمال کر کے پیسے کما سکیں اور جس سے اپنے ساتھ تقریباً بیس بچے رکھ سکیں۔وہ بچے اُس معاشرے میں عام بچوں کی طرح رہتے ہیں اور یہ نمونہ بالکل سادہ اور اس معاشرہ میں بڑھایا جا سکتا ہے۔یہ انداز ایک حقیقی امید بخشتا ہے کہ مستقبل میں تمام یتیموں کو ایک گھر مل جائے گا کیونکہ یہ مقامی ذرائع سے بڑھایا جا سکتا ہے۔ یہ نمونہ، قوت بخش، تخلیقی قابلیت کو اجاگر کرتا، تمہیدی اور آزادی کا احساس پیدا کرتا ہے۔ہم کبھی اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے ایسے مغربی طرز کے یتیم خانے تعمیر نہیں کر سکتے اور نہ ہی اتنا عملہ بھر سکتے ہیں تو پھر ہم کیوں اپنے مہنگے اور مہارت پر مبنی پراجیکٹ کرتے رہتے ہیں؟ یہ ہمیں اچھا ظاہر کرتے ہیں۔ یہ ہمیں طاقتور ہونے کا احساس دلاتے ہیں اور جی ہاں، یہ متحرک کام تبدیل ہوتے جا رہے ہیں۔لیکن ابھی بھی اس کے بیشمار حلقوں میں داخل ہونے میں بہت وقت درکار ہے۔ہمیں مقامی طور پر سوچنا ہے،ضرب دیئے جانے، تخلیقی دیرپا اور قوت بخش انداز کو مدِنظر رکھنا ہے۔

3-اُن ضروریات کے بارے میں کیا سوچتے ہیں جنہیں ہم پورا نہیں کر سکتے؟

کیا آپ یہ مانتے ہیں کہ خدا ضروریات کو ہم سے زیادہ گہرائی سے دیکھتا ہے؟ کیا آپ اُس کھیت میں کام کرنے والے مزدوروں کیلئے دُعا کرتے ہیں؟ کیا آپ محدود ذرائع کو ضرب دینے کیلئے دُعا کرتے ہیں؟ کیا آپ نئے تخلیقی منصوبوں کے لیے دُعا کرتے ہیں جو ان پرانے مسائل کا حل کر سکیں؟ کیا آپ حکمتِ عملی پر مبنی شراکت داری پر غور کرتے ہیں جو اُن سے کی جا سکتی ہیں جن کی بلاہٹ، تحفے اور ذرائع آپ سے مختلف ہوں؟ کیا آپ اُن کیلئے دروازے کھلے رہتے ہو؟ یا جو کچھ آپ کر سکتے ہو اس کے لیے خدا کو محدود کر دیتے ہو؟ برازیل میں بے سہارا پھرنے والے بچوں کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ یہ ہر قسم کا نشہ کرتے ہیں اور زندہ رہنے کے لیے چوریاں کرتے ہیں۔ کچھ واقعات میں پتہ چلا ہے کہ مقامی پولیس انہیں آوارہ کتوں کی طرح گولیوں سے مارتی رہی ہے۔ ہمارے کچھ دوست ہیں جو ان یتیم بچوں کے لیے گھر بنا رہے ہیں جہاں دس سے بارہ

بچے اختیاری ماں اور باپ کے ساتھ رہیں گے۔ اُن کے یہ گھر بہت خوبصورت ہیں لیکن سڑک پر رہنے والے بچوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ برازیل میں کلیسیاؤں کی ایک تنظیم نے حکومت سے ان بے سہارا بچوں کے لیے کچھ کرنے کو کہا ہے۔ کیا یہ سچ مچ حکومت کی ذمہ داری ہے؟ ہمارے ایک دوست نے ہمیں یہ بتایا کہ اگر برازیل میں بشارتی کلیسیاؤں کا ہر راہنما ایک ایک بچہ بھی لے پالک رکھ لے تو سڑک پر ایک بے سہارا بچہ بھی نظر نہیں آئے گا۔ کیا آپ کا ایسی کسی ضرورت کا سامنا ہے جسے آپ پورا نہیں کر سکتے۔ مدر ٹریضہ کی ہدایت پر عمل کریں۔ ''وہاں سے شروع کریں جو آپ کے قدموں میں ہے۔'' وہ کریں جو آپ کر سکتے ہیں اُس پر اپنی توجہ مرکوز نہ کریں جو آپ نہیں کر سکتے۔

4- آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے کہ خدا آپ کو کہاں بھیج رہا ہے؟ یسوع نے انہیں مخصوص شہر بتائے جہاں وہ جا رہا تھا۔ ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ ہمیں کہاں جانا ہے؟

ہمیں سننا اور عمل کرنا ہے۔ اسی لیے کلیسیاؤں کی بنیاد نبیوں اور رسولوں پر ہے۔ ہمارے پاس بہت سے اچھے منصوبے ہو سکتے ہیں لیکن کیا ہم سنتے ہیں؟ کیا ہم خوابوں اور رویا کی زبان پہچانتے ہیں جیسا پطرس اعمال 10 یا پولس کے ساتھ اعمال 16 میں ہوا؟ کیا ہم رسوں اور الہامی ملاقات کے کھلے دروازوں کو پہچانتے ہیں جیسا پولس کے ساتھ اعمال 18:1-3 میں ہوا؟ کیا ہم اپنے دل کی دیرینہ خواہشات کو سنتے ہیں؟ خدا نے آپ میں کیا رکھا ہے؟ آپ کس چیز کے بارے میں خواب دیکھتے ہیں، آپ دُعا کس بارے میں کرتے ہیں، آپ کیا سوچتے ہیں؟ آپ کے پاس ایمان اور فضل کس لیے ہے؟ کیا آپ جہاں ہیں وہاں سے شروع کرنے کے لیے تیار ہیں۔

باب نمبر5

آپ کی سلامتی اور سلامتی کا فرزند

''اور جس گھر میں داخل ہو پہلے کہو کہ اس گھر کی سلامتی ہو۔ اگر وہاں کوسلامتی کا فرزند ہوگا تو تمہارا اسلام اُس پرٹھہرے گانہیں تو تم پر لوٹ آئیگا۔''(لوقا10:5)

(الف) آپ پر سلامتی ہو:

اسلامی معاشرہ میں سلام کرنے کا معیار یوں ہے''اسلام وعلیکم!'' جس کا ترجمہ ہے''تم پر سلامتی ہو'' جس کا جواب ہوتا ہے''واعلیکم سلام'' یعنی''اور تم پر بھی سلامتی ہو۔'' بالکل یہی یسوع بھی کہتا ہے۔ وہ مشرقی معاشرہ کا مشرقی شخص ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ اُس بادشاہی کے سفیر ہیں اور جہاں بھی جاتے ہیں اپنے بادشاہ کی حضوری آپ کے ساتھ ہوتی ہے؟ کیا آپ ایک سفیر ہوتے ہوئے بادشاہی کی سلامتی کے لیے خدمت کرتے ہیں؟ کیا آپ ایسی سلامتی بھیجتے ہیں جو اس گھر پر ٹھہر جاتی ہے؟ کیا آپ نئے حالات میں خوف کے ساتھ جاتے ہیں یا سلامتی کے ساتھ۔ کیا وہ جو ابھی یسوع کو نہیں جانتے محسوس کرتے ہیں کہ آپ انہیں قبول کرتے ہیں اور اُن کی سلامتی چاہتے ہیں بجائے انہیں مجرم ٹھہرانے اور برتری جتانے کے؟ ہمارا مالک کو''گنہگاروں کا ساتھی کہا گیا تھا'' کیا ہم نے یہ نام کمایا ہے؟ فاحشہ عورتیں اسے تلاش کرتی تھیں کیونکہ وہ جانتی تھیں اس کے ارادے راستی پر مبنی ہیں اور وہ انہیں قبول کرتا ہے۔ سود کا کاروبار کرنے والے اس کے ساتھ پُرسکون محسوس کرتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ وہ انہیں مجرم نہیں ٹھہراتا۔ ہماری اولین ترجیح سلامتی بھیجنا ہے۔ بعض اوقات ہمیں مقابلہ کرنے، اجنبی بننے اور رد کرنے میں مزہ آتا ہے چونکہ یہ ہمیں کہنے کا موقع دیتا ہے کہ ہم نے تو منادی کرنے کی کوشش کی پر انہوں نے ہمیں رد کر دیا۔ مذہبی روح الفاظ پر جراح کرنے اور ایذا رسانی میں فخر محسوس کرتی ہے۔ شاید وہ ہمارے

طریقہ کار کو رد کرتے ہیں یسوع کو نہیں؟ ہمارا پہلا کام سلامتی بھیجنا ہے۔ سچ آپ کو لے کر چلتا ہے! آپ کو سچ لے کر نہیں چلنا ہوتا ہے! اُس کے بازوؤں میں اطمینان پائیں۔ یسوع راہ ہے، حق ہے اور زندگی اُس دوست کی طرح آئی جو آپ کی خدمت کرنا چاہتا ہو۔ آپ سچ کی رکھوالی کرنے والے نہیں ہیں۔ سچ آپ کی رکھوالی کرتا ہے۔ آپ پر سلامتی ہو!

(ب) سلامتی کے فرزند کی تلاش:

اس شخص کو ''سلامتی کا فرزند'' کہا جاتا ہے کیونکہ یہ متلاشی ہے۔ خدا اِن کے دلوں میں کام کرتا ہے اور ہمیں وہ جگہ تلاش کرنی ہے جہاں خدا کام کر رہا ہے۔ ہمیں وہ جگہ دریافت کرنی ہے جہاں یسوع آنے والا ہے۔ ہم ایسا شخص کہاں ڈھونڈ سکتے ہیں؟ وہ بھائی جنہوں نے ''کیمل ٹریک'' کی بنیاد رکھی بعض اوقات مسجد میں جاتے ہیں اور موجود افراد سے کہتے ہیں کہ وہ اُن کے لیے قرآن کی تلاوت کریں۔ وہ سورۃ النسا سے پڑھتے ہیں اور اس کے معنی جاننے کے لیے سوالات کرتے ہیں۔ اُن کے سوالات مزید سوالات ابھارنے کے لیے کرتے ہیں۔ وہ سوالات جو نیا عہد نامہ ''انجیل'' اور یسوع کے بارے میں ہیں۔ بعض دفعہ کوئی شخص ان کے ساتھ باہر آتا ہے اور دعوت دیتا ہے کہاں کے گھر پر آئیں اور اُسے ایک نئی انجیل بھی لا کر دیں۔

آپ کی اُس کے ساتھ شاید بہت سی ملاقاتیں اور گفتگو ہو۔ اور تب جا کر وہ آپ کو دوبارہ دعوت دے کہ آپ بھرے ہوئے گھر میں آ کر اُس کے دوستوں، عزیزوں اور اہلِ خانہ کے روبرو آس اور انہیں ہدایات دیں۔ اب انہیں وہ سب کچھ بتائیں جو آپ نے مجھے بتائی تھیں۔ رویا اور خواب مسلمان متلاشیوں میں بہت عام ہیں کہ اُن میں شروع کرنے کا ایک آسان طریقہ ہے کہ آپ ان سے سوال کریں کہ کیا آپ نے کبھی خواب یا رویا دیکھی ہیں۔ اگر اس شخص نے یسوع کے بارے میں رویا دیکھی ہوگی تو وہ اس سوال سے بہت حیران ہونگے۔ وہ اور بھی زیادہ حیران ہو سکتے ہیں اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کیا وہ رویا کسی آدمی کی تھی جو چمکدار لباس میں ملبوس تھا جب انہوں نے عجیب الخلق طور پر دیکھا۔ جب آپ کی سلامتی کا فرزند مل جائے گا، آپ کی سلامتی اُس گھر پر

ٹھہر جائیگی۔ اگر ایسا نہیں ہوگا تو آپ کی سلامتی پر واپس لوٹ آئے گی۔ یہ مسیح، یہ پاک روح کی حضوری، یہ سلامتی بہت طاقتور ہیں اور آپ کی گواہی کا ایک بڑا حصہ بھی۔ جب آپکو کوئی سلامتی کا فرزند مل جائیگا تو وہ آپ کی بھیجی ہوئی سلامتی کو پہچان لے گا اور یہ اُس کا بڑا حصہ ہوگا کہ وہ آپ کے لیے اپنا دل اور اپنا گھر کھول دیگا۔

جی ہاں، اِس میں لوگوں کے کچھ ہنر کا بھی دخل ہوتا ہے، اور ہاں، ہمیں ہوشیار رہنا ضروری ہے کیونکہ یہ لوگوں کے ہنر اور تربیت سے کام نہیں ہوتا۔ یہ اس لیے کام کرتا ہے کیونکہ خدا اُن میں کام کرتا ہے، آپ کے ذریعے اور یسوع اسے متحرک پکارتا ہے۔ سلامتی کے لیے متحرک۔

خدا کا کام کس قدر قدرت والا ے جو دلوں میں سلامتی دیتا ہے جہاں قدرتی طور پر بٹوارے اور نفرت بھی بھرے ہوتے ہیں۔ سلامتی کا فرزند شاید کسی سکول یا معاشرتی گروپ میں پہلا نومرید ہو۔ اُس کی گواہی شاید بہت سی ڈرامائی ہو اور گاؤں اور اُس گروپ کے لوگ یسوع کو قبول کر لیں۔ یہی کچھ اُس عورت کے ساتھ یوحنا میں کنوئیں پر ہوا اور مرقس 19:5 اُس بدروح گرفتہ شخص کے ساتھ ہوا۔ ہوسکتا ہے ایک سلامتی کا فرزند اپنے معاشرتی حلقہ میں بہت زیادہ اثر ورسوخ رکھتا ہے۔ جنوبی امریکہ سے بیشمار گواہیاں سامنے آرہی ہیں جس میں مسلمانوں کے پیش امام یسوع کے پیروکار بن رہے ہیں اور ساتھ ہی اپنی پوری مسجد کو بھی یسوع کی پیروی کرنے میں راہنمائی کررہے ہیں۔ یہ اثر سلامتی کا فرزند اس کہانی کا حصہ لگتا ہے جہاں پطرس کرنیلیس کے گھر جاتا ہے۔ اعمال 10 کے مطابق اور جیسا پولس اور سیلاس کے ساتھ۔ فلپیوں میں قید خانہ کے جیلر کی تبدیلی پر بھی ہوا۔ ان دونوں معاملات میں ''وہ اور اُس کے پورے گھرانے نے بپتسمہ لیا۔'' سلامتی کا فرزند چاہے پہلا نومرید ہو لیکن آپ کی منزل ہونی چاہئے کہ اُس کے پورے گھرانے کو ایک ہی وقت میں بپتسمہ دیا جائے۔ ہم اکثر بپتسمہ دینے میں جلد بازی کر جاتے ہیں جس سے خاندان کے ایک فرد کو دوسرے سے جدا کر دیا جاتا ہے۔ بہتر ہوگا کہ آپ پورے خاندان کے ساتھ بائبل سٹڈی کے موقع کی تلاش میں رہیں اور یسوع کے پیروکار بننے میں سب کی ایک ساتھ راہنمائی کریں اور اجتماعی بپتسمہ دیں۔ اس عمل سے بپتسمہ کی خشیاں، ایک کلیسیا کا بیج بونے کی خوشیاں بھی ہوتی ہے۔

(ج) اُس سلامتی کے فرزند کے بارے میں کیا رائے ہے جو شہری اور مغربی معاشرہ میں ہوتا ہے؟:

شہری اور مغربی معاشرہ میں سلامتی کا فرزند تلاش کرنے پر ہم بہت زیادہ گفتگو کرتے رہے ہیں۔ لوقا 10 کا حوالہ واضح طور پر مشرقی اور دیہی زندگی پر مبنی ہے جہاں جہاں خاندان کی تین نسلیں بہت سے بچوں اور نوکروں کو ملا کر بیس سے چالیس افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اُنکے درمیان رہنا اور سلامتی کے فرزند کو تعلیم دینا کہ وہ اپنے دوستوں اور اس گھرانے کا پاسبان یا ایلڈر بنے اور دیکھے کہ اس طرز کے خاندانوں کے ذریعے ممبران بڑھتے ہیں جس کے طرز پر حالیہ وقتوں میں تیسری دُنیا کے معاشروں کے ذریعے ہو رہا ہے۔ یہی انداز بہت سی کلیسیاؤں کی بنیاد رکھنے والی تحریکوں کو تیزی سے اعداد بڑھانے میں ایندھن کا کام کر رہی ہیں۔ ہم لوقا 10 کے ان اصولوں کو شہری اور مغربی دُنیا میں کس طرح رائج کر سکتے ہیں جہاں کا معیار خاندانی یگانگت کے بجائے انفرادیت اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر رہنا ہوتا ہے۔ کیا یسوع کی لوقا 10 کی تعلیم معاشرتی اور ثقافتی حدود کو پار کر سکتی ہیں؟ بیشک یہاں ہم یسوع کی بات کر رہے ہیں! مغرب میں ''خاندان'' وہ لوگ جن کے ساتھ ہم اپنا زیادہ تر وقت گزارتے ہیں زیادہ تر مختلف قسم کے دلچسپیوں کے حامل گروپ ہوتے ہیں۔ مسئلہ فصل کا نہیں ہے اب بھی فصل کے اپنے پاس آنے کا انتظار کرتے ہیں؟ یاد رکھئے یسوع نے ایسا نہیں کہا تھا کہ وہ آئیں گے! اُس نے ہمیں دُعا کرنے کا حکم دیا تا کہ وہ جائیں۔ آپ کی اپنی دُعا کے جواب میں وہ آپ کو بھیجے گا۔

حالیہ دَور کی کچھ مغربی مثالیں:

انگلینڈ کی ایک کثیر پہلو منسٹری کے ایک ٹیم لیڈر نے مقامی کرکٹ کلب میں شمولیت اختیار کر لی اور کلب کے ہر کام میں حصہ دار بن گیا۔ جس کے نتیجہ میں کلب کے بہت سے ممبران یسوع کے پیروکار کے طور پر بپتسمہ پا چکے ہیں۔ جرمنی میں ایک دوست کو واضح ہدایت ملی کہ وہ شراب خانہ (Pub) میں جائے۔ '' اے خداوند میں اپنی پوری زندگی شراب خانہ نہیں گی ، آخر اب

کیوں؟'' جب وہ گئی تو اسے بہت سی عورتوں کی ٹیبل پر پہنچا دیا گیا جو خفیہ طور پر روحانیت کی متلاشی تھیں اور ہفتہ وار وہاں اکٹھی ہوتی تھیں۔ انہوں نے اسے اپنی گفتگو میں شامل ہونے کی اجازت دے دی۔ کچھ ہفتہ سننے کے بعد اور بڑی شائستگی سے جواب دینے پر انہوں نے اسے دعوت دے ڈالی کہ وہ ایک پوری سام لے کر اپنے اور یسوع کے تعلق کے بارے میں انہیں بتائیں۔ اس نے ایسا ایک بہت ہی دلچسپ سلامتی کے گھر میں کہا۔ اس کی پیروی میں چلتے ہوئے بات شوہروں کے ساتھ ایک باربی کیو کی دعوت تک پہنچ گئی اور انہیں پتہ چلا کہ ان میں سے ایک خاتون کا شوہر بائبل پڑھتا رہا تھا اور سوچتا تھا'' کاش اگر کوئی اس کو سمجھانے میں مدد کر سکے؟''

دوسرا جرمن دوست ایک مقامی پارک میں فاحشہ اور بے گھر افراد کے ساتھ وقت گزارنے لگا۔ اسکا نتیجہ؟ بہت سے بپتسمہ یافتہ یسوع کے پیروکار اور پارک میں یسوع کے ایک حلقے کا قیام۔ ایک شخص کے پاس اپنے ہولناک بچپن کی کہانی تھی اور وہ پندرہ برس سے ان سڑکوں پر زندگی بسر کر رہا تھا۔ کیا پاسٹر بننا چاہو گے؟ کیوں نہ پاسٹر بنا جائے (جی ہاں، کوچ/ تربیت دینے والا) اپنے بیٹے کی کھیلوں کی ٹیم کا۔

ایک قریبی دوست نے ایسا کہا اور ایک باپ کو ملا جو اسے اس طرف راغب نظر آیا۔ ایک موقع پر آ کر وقت کے ساتھ اس باپ نے پریکٹس اور کھیل میں جانا بند کر دیا۔ میرا دوست فون کرتا رہا لیکن باپ نے کبھی فون نہیں اٹھایا لیکن کرسمس سے ذرا پہلے اس نے فون اٹھایا اور بولا کہ وہ بہت پریشانی میں ہے اور خودکشی کرنے کے جانے والے راستہ پر ہے۔ ان بیشمار باتوں میں یہ پہلی گفتگو تھی اور اب اس کے ماں اور باپ یسوع کے پیروکار بن چکے ہیں۔ دشانبے، تاجکستان میں ہماری ملاقات پیٹر سے ہوئی جو وہاں ایک منسٹری قائم کر رہا ہے۔ اس نے ہوا میں اڑنے کے سبق دینے کا اشتہار دیا جس کا ساز وسامان اسے مفت مہیا ہونا تھا۔

نوجوان لڑکے اس طرح کی مہم جوئی کے بہت شوقین ہوتے ہیں اور وہ اس شوق کا تجربہ یہاں کرنا چاہتے تھے کیونکہ اس کے نہ تو زیادہ مواقع ہوتے ہیں اور نہ ہی ان کے پاس اتنے ذرائع ہے۔ پیٹر ایک ہوا میں اڑنے کی تربیت گاہ یعنی سلامتی کا گھر قائم کر رہا ہے ان لڑکوں کے درمیان۔

نیویارک شہر میں ہسپانوی زبان بونے والوں کی ایک تحریک شروع کی گئی ہے جنہیں ''کنٹیکٹ گروپ'' پکارتے ہیں اور جن کے ذریعے عمل میں آتاے۔ جوفرد یسوع میں دلچسپی رکھتا ہے اپنے دوستوں، خاندانوں اور کاروباری ساتھیوں کو اپنے گھر پر دعوت دیتا ہے یا پھر کسی ریستورانٹ میں جہاں کھانا مہیا ہو سکے اور ساتھ ایک فلم، گفتگو اور بیماروں کیلئے دُعا۔ جیسے جیسے لوگ یسوع کے پاس آتے ہیں یہ ''کنٹیکٹ گروپ'' گھریلو کلیسیا بن جاتا ہے اور نئے کنٹیکٹ گروپ ان کے جگہ قائم ہو جاتے ہیں۔شہری حالات میں کلیسیا کا بیج بونے کا سب سے بہترین تعارف نیل کول کا نامیاتی چرچ ہے۔(Organic church)

بڑھتی ہوئی کلیسیا مغربی حالات اور شہری علاقوں میں جہاں زندگی تیزی سے رواں دواں رہتی ہے۔ وہاں سلامتی کا گھر ایک معاشرتی اور دلچسپ گروپ ہوتا ہے۔ یہ گروپ مالدار بیوپاروں سے لے کر نو وارمہاجرین پر مشتمل ہوسکتا۔ روح القدس پوری کائنات میں سب سے زیادہ تخلیقی شخص ہے۔ تو پھر زیادہ تر کلیسیائیں بظاہر اتنی غیر تخلیقی کیوں ہیں؟ اس دریافت کریں اسکے ساتھ خواب دیکھیں۔ اسکی محبت اور ایمان کی مہم جوئی پر نکل پڑیں اور اُس کو پیار کریں۔ اپنا سلامتی کا فرزند تلاش کریں۔ آپ کی منزل وہاں ہے جہاں آپ کی فصل ہے۔ آپ کی فصل وہاں ہے جہاں آپکی منزل ہے۔

باب نمبر 6

کھانے اور پینے کا اختیار

''اُس گھر میں رہو اور جو کچھ اُن سے ملے کھاؤ پیو کیونکہ مزدور اپنی مزدوری کا حقدار ہے۔ گھر گھر نہ پھیرو اور جس شہر میں داخل ہو اور وہاں کے لوگ تمہیں قبول کریں تو جو کچھ تمہارے سامنے رکھا جائے کھاؤ۔'' (لوقا10:7-8)

(الف) رشتوں کی سلامتی اور افزائش:

ایک بار جب آپ کو سلامتی کا گھر مل جائے تو اس میں رہو۔ یا پھر جیسے پیٹرسن اپنے پیغام میں کہتا ہے'' شہر کے کسی بہترین باورچی کی تلاش میں گھر گھر نہ پھرو'' ایک بار جب آپ کو سلامتی کا گھر مل جائے تو اس کو عزت دو۔ سلامتی، وفاداری اور دوستی کا مظاہرہ کرو۔ اگر خدا آپ کو یہاں لے کر آیا ہے تو ہر طرح کی غلط فہمیوں اور مشکلات کو اپنے درمیان سے نکال کر وہاں رہو۔ ان کو حل کرو اور سکھاؤ، ان سے منسلک رہنے کا حکم اور شاگرد بنانے کا یسوع کا حکم، ان کی تربیت کرنا کہ وہ یسوع کے تمام حکموں پر عمل کریں۔ ہم فیصلہ کیلئے کارڈوں کی گنتی نہیں کرتے۔ آپ کا سلامتی کے گھر سے تعلق صرف ایک بار کا نہیں ہے۔ یہ طویل عرصے تک قائم رہنے والا تعلق ہے۔! اُن کے ساتھ باہمی رشتہ قائم رکھو جب تک آپ شاگردیت کا کام مکمل نہیں کر لیتے اور اس کے بعد بھی دوست کی حیثیت سے ملتے رہیں۔ آپ انہیں اپنے گھر، دوستوں اور گھرانے کا پاسٹر بننا سکھائیں۔ ایک نیا دوست شاید آپ کے گھر آنے میں پُرسکون محسوس کرے لیکن انکے خاندانوں اور دوست ایسا محسوس نہیں کریں گے۔

آپ اپنے گرد بھیڑ اکٹھی کرنا نہیں چاہیں گے۔ آپ نئے گھروں میں جانا چاہیں گے اور سلامتی کے فرزند کو یہ سب کچھ کرنا سکھائیں گے۔ آپ اسے بڑھانا چاہتے ہیں۔ اپنی خود کی کوشش

سے حاصل ترقی سے آپ انہی صرف جمع ہوتے دیکھ سکیں گے لیکن جب آپ کے شاگرد یہی کریں گے تو آپ کو ضرب ہوتے ہوئے ظاہر ہوگا۔ چوتھی نسل یہ قابو سے باہر ہو جاتا ہے لیکن اس کی کنجی یہ ہے کہ آپ معیاری رشتے بڑھائیں۔ یسوع کے بارہ شاگرد اور وہ ان کے ساتھ تین برس تک رہا۔ وہ ہجوم کو پرے ہٹا تا رہا خصوصاً جب وہ اسے بادشاہ بنانے کے درپے تھے۔ اس نے ان بارہ میں اپنی زندگی انڈیل دی۔ اُس نے ان بارہ میں مزید جمع نہیں کیے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ان کے درمیان رشتے کا معیار جو اس نے ان کے ساتھ قائم کیا تھا ماند پڑ جائے۔ میں نے بہت سی گواہیاں گہری دوستی اور مسرت آمیز دوستی کے بارے میں لوگوں سے سن رکھی ہیں۔ جب وہ کسی کے گھر میں کلیسیا کا آغاز کر رہے ہوتے ہیں۔ جب وہ بڑھنے لگے تو انہیں احساس ہوا کہ انہیں ایک عمارت کی ضرورت ہے اور مزید ترقی کر کے بڑھتے ہوئے وہ ان پہلے رشتوں کا معیار کھو بیٹھے۔ دوستی کی جگہ پر پروگرام آ گئے اور جوں جوں اعداد کے اعتبار سے بڑھنے لگے۔ وہ اپنی پہلے جیسی محبت کھو بیٹھے۔ یہ نتیجہ ہے ترقی کے لیے جمع کرنے کا۔ یسوع نے ان بارہ کے گروپ میں کسی اور کو نہ شامل کر کے ان کے درمیان رشتوں کے معیار کو ماند نہیں پڑنے دیا۔ آپ با آسانی اندازہ کر سکتے ہیں کتنے لوگ ان میں شامل ہونا چاہتے ہونگے لیکن اُس نے ایسا نہیں ہونے دیا۔ اگر ان بارہ میں سے ہر ایک کا اپنا شاگردوں کا گروپ ہوتا وہ گروپ بھی اس معیار کے رشتوں سے لطف اندوز ہوتے، ترقی، ضرب دینے کے ذریعے اور شاگردوں کی نئی نسل بھیجنے سے ہوتی ہے۔ یہ کوئی اتار چڑھاؤ والا کثیر لا اعداد بیوپاری پروگرام نہیں ہے بلکہ صحت مند رشتوں پر مبنی زندگی کا قدرتی اظہار ہے۔ یہ طویل المعیاد کم اہم اور رشتوں پر مبنی کام ہے۔ سرگرمیوں اور پروگراموں سے شاگرد پیدا نہیں ہوتے۔ صرف شاگرد ہی شاگرد پیدا کر سکتے ہیں۔

(ب) کھانا، پینا اور قبولیت یا لوازمات، طرز عمل اور عقیدہ:

ہم نے تمام معاشروں میں ایک بات کو یکساں پایا۔ جب آپ نئے ساتھیوں کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں تو انہیں یہ جاننے کی خواہش ہوتی ہے کہ آپ کو کھانا پسند آیا کہ نہیں۔ ایسا کیوں ہے؟

اگر آپ کو کھانے کا مزہ آیا ہے تو آپ ان کے معاشرہ کیلئے قبولیت اور لذت ظاہر کرتے ہیں۔ ان کی پسند اور ناپسند کیلئے آپ کو دیئے گئے تمغوں کیلئے اور جو تحفے ان کو ملے۔ کھانے، پینے کا یہ حکم ''جو کچھ تمہارے آگے رکھا جائے۔'' یہودی معاشرے میں یہ ایک حیرت ناک حکم ہے جو بہت سے چیزوں کے کھانے پر پابندی عائد کرتے ہیں یعنی ناپاک چیزیں۔ جو کچھ تمہارے آگے رکھا جائے کھاؤ؟ یہ ایک ثقافتی تقسیم تھی جس کیلئے پطرس کو ایک مضبوط خواب کی ضرورت تھی جو تین بار دہرایا گیا تا کہ سمجھ سکے اور عمل کرے۔ اس خواب کی وجہ سے وہ ناپاک چیز، ناپاک غیر قوم کے ساتھ کھانے کو تیار ہو گیا۔ کرنیلیس کے گھر میں اعمال 10 کے مطابق اور پھر اعمال 11 میں اپنے فیصلے کا دفاع ساتھی رسولوں کے آگے کرتا ہے۔ غور کیجئے تسلسل پر لوقا 10:7-9 میں ''ہمیں کھانا ہے، خدمت کرنی ہے اور پھر خدا کی بادشاہی کا اعلان کرنا ہے۔ ساتھ کھانا قبولیت ظاہر کرتا ہے لیکن اُس دور میں یہ اس سے بھی زیادہ مضبوط تھا۔ دوسروں کے ساتھ روٹی توڑنا اس بات کی علامت تھی کہ آپ ساری زندگی کیلئے اُن کے ساتھ دوست بن کر رہیں گے۔ یسوع کھانے کا حکم کو دو مرتبہ دہراتا ہے۔ پھر ہمیں اُن کی خدمت کرنی ہے اور اعلان کرنا ہے کہ ''خدا کی بادشاہی نزدیک ہے۔'' آیئے اسے دوسری طرح دیکھتے ہیں۔ پہلا سامان یا توازمات، دوستی اور اپنا حلقہ پھر دوسرا طرزِ عمل: خدمت کرنا، ضرورتیں پوری کرنا اور آخری بات یقین: سچ اور رابطہ بادشاہی میں یعنی لوازمات، طرزِ عمل اور یقین۔ اکثر روایتی بشارتی حلقوں نے ان تینوں کو الٹا پیش کیا ہے۔ ہمارا مطالبہ ہوتا ہے کہ لوگ پہلے ہمارے سچ کے مفہوم کو قبول کریں، اسی طرح ایمان رکھیں جسے ہم رکھتے ہیں اور پھر اس طرح کا طرزِ عمل اپنائیں جیسے ہمارا ہے اور اگر وہ ایسا کریں گے تو ہم انہیں قبول کریں گے۔ وہ ہم میں سے کہلائے جا سکتے ہیں۔ ہماری قبولیت ہی وہ اعزاز ہے جو ہم دوسروں کو دیتے ہیں ہم پر یقین کرنے کیلئے اور ہمارے طرزِ عمل کو اپنانے کے بدلے میں۔ یسوع نے ایسا نہیں کیا۔ وہ زکائی کے گھر میں گیا (لوقا 19) اور اس مدِ مقابل معاشرتی قبولیت اور دوستی کی وجہ سے زکائی کو احساس جرم عطا ہوا۔ اور اپنے طرزِ عمل کی تبدیلی کیلئے فضل ملا۔ ایک اچھا رسول بننے کیلئے پہلی ضرورت لمبی تعلیم نہیں ہے بلکہ جو ہر طرح کے لوگوں کے ساتھ لطف اندوز ہو سکے اور جو اُن

کے ساتھ کھا پی سکے!

آپ کا ٹریننگ پروگرام کیسا ہے۔